شرح تحفۃ الاعراب

تالیف

علامہ حمید الدین فراہیؒ

شرح

مولانا احتشام الدین اصلاحی

دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر

اعظم گڑھ، یوپی

مولانا احتشام الدین اصلاحی صاحب (سال ولادت ۶ راپریل ۱۹۲۹ء) کا تعلق اعظم گڑھ کے ایک معروف گاؤں منڈیار سے ہے۔ آپ نے ۱۹۴۶ء میں مدرسۃ الاصلاح سے سند فراغت حاصل کی اور وہیں بحیثیت استاذ تقرر عمل میں آیا۔ عربی نحو وصرف آپ کا خاص تدریسی مضمون رہا ہے۔ عرصۂ دراز تک آپ صدر مدرس کے منصب پر فائز رہے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا شبلی متکلم، مولانا اختر احسن اصلاحی اور مولانا امین احسن اصلاحی قابل ذکر ہیں۔

نحو اور بلاغت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسلاف نے ان فنون کو مکمل کردیا اب ان میں اضافہ کی گنجائش نہیں ہے۔ بیسویں صدی کے اوائل میں علامہ حمید الدین فراہیؒ نے ان دونوں علوم کو قرآن مجید کی روشنی میں از سر نو مرتب کرنے اور نحو کی تسہیل کی ضرورت کا احساس دلایا۔ نحو کی پیچیدہ وادیاں قطع کرنے میں طلبہ کا زیادہ وقت صرف ہوجاتا تھا۔ اسی احساس کے تحت علامہ فراہی نے النحو الجدید کے نام سے ایک تصنیف کا خاکہ مرتب کیا۔ اسی اثنا میں انھیں ابتدائی درجات کی تدریس کے لئے نحو وصرف کی کتابیں تیار کرنی پڑیں۔ چنانچہ اسباق النحو حصہ اول اسم کے بیان میں اور اسباق النحو حصہ دوم صرف کے بیان میں اور الفیہ ابن مالک کے طرز پر طلبہ کی سہولت کے لیے اردو میں ایک منظوم کتابچہ تحفۃ الاعراب کے نام سے تحریر کیا تاکہ نحو کے مسائل طلبہ کو مستحضر ہوجائیں۔

مولانا احتشام الدین اصلاحی کا اس فن میں تدریسی تجربہ طویل ہے۔ ایک مدت سے وہ اور دیگر مدرسین اس مختصر منظوم رسالہ کی شرح کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہے تھے۔ مولانا کی شرح جامع، سہل اور سادہ زبان میں ہے۔

شرح

تحفۃ الاعراب

تالیف

علامہ حمید الدین فراہیؒ

شرح

مولانا احتشام الدین اصلاحی

استاذ و سابق صدر مدرس مدرسۃ الاصلاح

دائرہ حمیدیہ

مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ

نام کتاب: شرح تحفۃ الاعراب

سال اشاعت: 2008

ناشر: دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڈھ

تقسیم کنندہ: (۱) البلاغ پبلیکیشنز، 10-اعظمی اپارٹمنٹ

N-1، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی - 110025

(۲) البدر بک سنٹر، سرائے میر، اعظم گڈھ، یوپی

قیمت: ۳۰ روپے

Name of Book: *Sharah Tuhfa-tul-Eirab*

Published by: Dairah Hameedia

Distributed by: (1) Al-Balagh Publications
10, Azmi Apartment, N-1, Abul Fazl Enc.
Jamia Nagar, New Delhi-110025
(2) Al-Badr Book Centre
Sarai Mir, Azamgarh, U.P

Price: Rs. 30/-

فہرست

سخن ہائے گفتنی

مولانا فراہی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک منظوم رسالہ "تحفۃ الاعراب" ہے جو نحوی مسائل پر مشتمل ہے۔ کل اشعار ۱۲۸ ہیں جن میں پہلا شعر حمد باری تعالیٰ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پر اور آخری شعر مولف کی ملتجیانہ دعا پر مشتمل ہے۔

۱۲۶ اشعار میں نحوی مسائل پر گفتگو کی ہے۔ صرف کے مسائل زیرِ بحث نہیں لائے گیے ہیں۔ اس لیے کہ مصنف مرحوم کا رسالہ "اسباق النحو حصہ دوم" کافی ہے۔ یہ دونوں رسائل اکثر مدارس میں پڑھائے جاتے ہیں۔

مرحوم کا یہ شعری مجموعہ خالص علمی اور فنی ہے۔ اور چونکہ انتہائی مختصر ہے اس لیے طلبہ اور ان اساتذہ کی بھی اس پر گرفت آسان نہیں جو نحو سے خصوصی دلچسپی نہیں رکھتے اس لیے اس کی تسہیل کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اس خدمت کو انجام دینے کا ارادہ تو بہت پہلے تھا لیکن قلم و قرطاس سے کوئی خاص دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے کبھی اسے بہت سنجیدگی سے نہیں لیا۔ لیکن جب ہمارے ان دوستوں کا اصرار بڑھا جو تحفہ کی خدمت تدریس انجام دے رہے ہیں تو میں نے بھی اس کام کو کر ڈالنے کا عزم کر لیا۔ اب اس کی آسان اور مختصر شرح آپ کے سامنے ہے۔

توقع ہے کہ اس تسہیل کے بعد تحفۃ الاعراب سے استفادہ آسان ہو جائے گا۔ اہل علم و نظر اگر اس میں کوئی خامی یا کمی محسوس کریں تو ضرور آگاہ فرمائیں تا کہ آئندہ وہ خامی دور یا وہ کمی پوری کی جا سکے۔

وما توفیقی الا باللہ

احتشام الدین اصلاحی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مادری زبان کے علاوہ کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے اس کے قواعد اور گرامر کی ضرورت پڑتی ہے۔ عربی زبان نے اُمّ الالسنہ ہونے کے ساتھ ساتھ تاریخ کے ہزاروں سال کا سفر طے کیا ہے۔ اور دنیا کے وسیع و عریض خطوں سے گذرتی ہوئی آرہی ہے۔ وہ اظہار و تعبیر کے ہزار پیرائے، اسالیب اور الفاظ اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کی گرامر باقاعدہ مرتب اور مدون صورت میں ہے۔ اس کے کئی مدارس فکر ہیں، بالخصوص بصری اسکول اور کوفی اسکول بہت مشہور ہیں۔ ماضی میں خاصے علماء نحو و ادب گزرے ہیں جن کی تفصیلات سے طلبہ اور اہل تحقیق مستفید ہوتے رہے ہیں۔

اِدھر چند صدیوں سے اس فن میں کئی طرح کی پیچیدگی محسوس کی جانے لگی اور ارباب فن اس کی تسہیل سے دلچسپی لینے لگے۔ اسی احساس کے تحت بیسویں صدی کے اوائل میں مولانا حمید الدین فراہیؒ نے النحو الجدید کے نام سے ایک تصنیف کا خاکہ مرتب کیا۔ اسی اثنا میں انھیں ابتدائی درجات کی تدریس کے لیے نحو و صرف کی کتابیں تیار کرنی پڑیں، چنانچہ اسباق النحو حصہ اول اسم کے بیان میں اور اسباق النحو حصہ دوم فعل کے بیان میں اور طلبہ کی مزید سہولت کے لیے اردو میں ایک منظوم کتابچہ تحفۃ الاعراب کے نام سے تحریر فرمایا۔ یہ مختصر مجموعہ نہایت آسانی سے بچوں کو یاد ہو جائے گا اور یوں نحو کے بیشتر مسائل انھیں مستحضر رہیں گے۔

شعر کی تنگ دامانی تفصیل و وضاحت کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ لازماً اس میں اجمال ہوگا۔ دریا کوزے میں سمویا ہوگا۔ نحو کے بیشتر مسائل اس مختصر سی کتاب میں آگئے ہیں مگر

ایک مبتدی طالب علم کو ان اشعار کی تشریح چاہئے۔

مولانا احتشام الدین اصلاحی صاحب مدرسۃ الاصلاح میں نحو کے استاذ ہیں، اس فن میں ان کا تدریسی تجربہ طویل ہے۔ وہ طلبہ کی اس ضرورت کو بشدت محسوس فرما رہے تھے اور دیگر مدرسین کو بھی اس ضرورت کا شدید احساس تھا کہ تحفۃ الاعراب کی شرح ہو جائے۔

مولانا نے اس پیرانہ سالی میں یہ زحمت فرمائی، ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ انھوں نے عربی خواں طلبہ کی یہ مشکل آسان کر دی اور اس سے اس کتاب کے معلم کو بھی سہولت ہوگی۔

مولانا فراہی کی اس کتاب کی فنی خصوصیت کے حوالہ سے اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے بجائے اس کتاب کے چند اشعار پیش کیے جاتے ہیں جن سے بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔ مولانا فرماتے ہیں:

قدماء کا تھا راستہ دشوار   بیٹھ جاتا تھا راہرو تھک کر
راہ تاریک اور منزل دور   اور پھر ہر قدم پر اک ٹھوکر
اب ہے اعراب کی نئی تعریف   اور ترتیب فن بطرز دگر
کثرت مرتبہ ہے خاصۂ اسم   فعل و حرف اس سے ہیں بری یکسر
فعل اعراب سے ہوئے آزاد   اور عوامل ہیں سارے شہر بدر
فن میں اب کوئی پیچ و خم نہ رہا   راہ مشکل رہی نہ طول سفر

یوں عربی گرامر بہت آسان ہو گئی اور طالب علم طویل عمل سے بچ گیا۔

محترم شارح حفظہ اللہ کی شرح بھی نہایت سہل اور سادہ زبان میں ہے۔ نحوی مسائل کی تفصیل طلبہ کی ضرورت اور استطاعت کے بقدر ہی ہے جو نہایت جامع اور تسلی بخش بھی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ خفیف اعراب کے مواقع کا ذکر کرتے ہوئے یہ شعر:

یا علم متصف بابن مضاف   بعلم جیسے عامرُ بنُ عمر

شرح: اگر کوئی علم موصوف ہو اور اس کی صفت ابن یا ابنۃ کا لفظ ہو اور ابن یا ابنۃ دوسرے علم کی جانب مضاف ہو تو پہلے علم کا اعراب خفیف ہوگا۔

۲۔ شعر ہے:

اسم مرفوع دو ہیں بے کم و بیش   مستند ایک دوسرا ہے خبر

اس کی شرح پانچ صفحوں میں کی ہے۔

۳۔ توابع کے بیان میں ایک شعر:

ہے وہ تاکید و وصف و عطف و بدل   اور بیاں جو ہے ذکر بالاشہر

اس کی شرح سات صفحات میں کی گئی ہے۔

عربی زبان کے طلبہ کو یہ کتاب پا کر بے حد خوشی ہوگی اور دل سے دعا نکلے گی کہ اللہ تعالیٰ کتاب کے مولف مولانا فراہی کو اس تجدید و تسہیل فن پر اجر جزیل عطا فرمائے اور شارح مدظلہ العالی کی عمر دراز فرمائے اور ان کا چشمۂ فیض یوں ہی مسلسل رواں رہے۔

مولانا فراہیؒ نے یہ مختصر منظوم کتاب اپنے اس دعائیہ شعر پر ختم فرمائی ہے:

یا الٰہی یہ تحفہ ہو مقبول   ہے دعائے فراہیؔ مضطر

مولانا نے نہایت عجز و نیاز کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں یہ نذرانہ پیش فرمایا اور اس کی مقبولیت کے لیے دعا فرمائی ہے۔ ہم تمام وابستگان علوم عربیہ اس دعا پر آمین کہتے ہیں۔

— اللھم تقبلہ بقبول حسن

— ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

محمد ایوب اصلاحی
مدرسۃ الاصلاح

تحفة الاعراب

بعد تسبیح خالق اکبر اور تسلیم فخر جن و بشر
پیشکش ہے یہ تحفة الاعراب تا کریں اس کو مبتدی ازبر

اللہ تبارک وتعالی کی حمد وثنا اور فخر موجودات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بعد یہ ''تحفة الاعراب'' نامی کتابچہ پیش ہے تاکہ نوآموز عربی خواں طلبہ زبانی یاد کریں۔

قدماء کا تھا راستہ دشوار بیٹھ جاتا تھا راہرو تھک کر
راہ تاریک اور منزل دور اور پھر ہر قدم پہ اک ٹھوکر

پرانے نحویوں کے نحو پڑھنے اور پڑھانے میں دشواریاں تھیں، عام عربی خواں راستہ کی دشواریوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا تھا اور اکثر راستہ کی تاریکی، منزل کی دوری اور جابجا مشکلات پاکر عربی زبان کی تعلیم سے بیزار ہوکر بیٹھ جاتا تھا۔

اب ہے اعراب کی نئی تعریف اور ترتیب فن بطرز دگر
فعل اعراب سے ہوئے آزاد اور عوامل ہیں سارے شہر بدر
فن میں اب کوئی پیچ وخم نہ رہا راہ مشکل رہی نہ طول سفر

اعراب کی پرانی تعریف سے ہٹ کر نئی تعریف اور فن کی ترتیب دوسرے انداز پر کی جارہی ہے۔ نئی تعریف کی رو سے فعل پر اعراب نہ آئے گا جب کہ قدیم نحویوں کے یہاں فعل واسم ہردو پر اعراب آتا تھا۔ اب صرف اسم پر اعراب آئے گا اور اسی طرح قدیم نحویوں کے نزدیک اعراب آنے کے لیے عوامل (وہ چیزیں جو رفع، نصب، جر اور جزم کے اسباب) ہوا کرتے تھے لیکن جدید تعریف کے اعتبار سے عوامل کا وجود سرے سے کالعدم

ہوگیا، اس کے نتیجہ میں فن نحو کی پیچیدگیاں جاتی رہیں اور راہ کی مشکلات اور سفر کی طوالت بھی ختم ہوگئی، فالحمد للہ علی ذلک۔

اعراب کی تعریف

گرچہ ابواب نحو اور بھی ہیں　　لیک اعراب ہے مقدم تر

نحو میں بہت سارے ابواب ہیں لیکن اعراب سب سے مقدم ہے، کیوں کہ جب بھی کسی عبارت کو پڑھنا یا لکھنا ہوگا تو اعراب کی فوری ضرورت پڑے گی، کوئی بھی اسم آخری تبدیلی کے بغیر نہ پڑھا جاسکتا ہے، نہ لکھا جاسکتا ہے اور نہ اس کا مفہوم ہی متعین کیا جاسکتا ہے۔

ہے یہ تغییر آخر اسماء　　اسم کا رتبہ جس سے آئے نظر

اعراب کی تعریف: اسم کے آخری تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں جیسے زیدٌ، زیداً، زیدٍ، اور اسی تبدیلی کے ذریعہ جملہ میں اسم کا رتبہ متعین ہوتا ہے۔

کثرت مرتبہ ہے خاصۂ اسم　　فعل وحرف اس سے ہیں بری یکسر

اسم کی خصوصیت: مختلف مرتبوں (یعنی رفع، نصب، جر) میں ہونا اسم کی خصوصیت ہے، فعل وحرف اس خصوصیت سے یکسر خالی ہیں اور ان کے آخر میں اسم کی طرح تبدیلی نہیں ہوتی۔

مراتب ثلاثۂ اسم

رفع ہے رتبۂ مدار سخن　　جس پہ ہے گفتگو میں اصل نظر

جملہ یا کلام میں رفع ہی پر دارومدار ہے یعنی اسم جب کسی جملہ میں ہو اور اسم جملہ کا ضروری جزء ہو یعنی اگر وہ جملہ میں آئے تو بات پوری ہو ورنہ پوری نہ ہوسکے، اسم کا جملہ میں جزء ضروری ہونا، رفع کا مرتبہ کہا جاتا ہے اور جو اسم اس مرتبہ میں ہو اسے مرفوع یا بحالتِ

رفع یا محل رفع میں ہونا کہا جاتا ہے۔

نصب ہے رتبہ ان زوائد کا　　جو کہ بے واسطہ ملیں آکر

اسم جب کسی جملہ میں ضروری جزء نہ ہو بلکہ نہ آئے تو بھی بات پوری ہوجائے اور اگر آجائے تو معلومات میں اضافہ ہوجائے لیکن جملہ میں آنے کے لیے کسی سہارا کا محتاج نہ ہو بلکہ اگر آئے تو بلا کسی ذریعہ وواسطہ کے آجائے تو اسے نصب کا مرتبہ کہا جاتا ہے اور جو اسم اس مرتبہ میں ہو اسے منصوب یا بحالتِ نصب یا محل نصب میں ہونا کہا جاتا ہے۔

جر ہے ان زائدات کا رتبہ　　جو کہ ہوں حرف جر کے دست نگر

اسم جملہ میں آئے اور وہ جملہ کا ضروری جزء نہ ہو بلکہ زائد ہو یعنی اگر نہ آئے تو بھی بات پوری ہوجائے اور اگر آئے تو کسی واسطہ یا ذریعے سے آئے، تنہا نہ آسکے اسے جر کا مرتبہ کہا جاتا ہے اور جو اسم اس مرتبہ میں آئے اسے مجرور یا بحالت جر یا محل جر میں ہونا کہا جاتا ہے اور یہ واسطہ حرف جر ہوتے ہیں۔

ہیں یہی تین اسم کے رتبے　　رفع پھر نصب پھر ہے رتبۂ جر

کسی اسم کے جملہ میں آنے کہ یہی تین رتبے ہوتے ہیں نمبر ۱۔ رفع نمبر ۲۔ نصب نمبر ۳۔ جر

نام اعراب بھی یہی ہیں تین　　تا علامت ہو اصل شے کی خبر

یہی تین رتبے رفع، نصب اور جر ہیں، اعراب کا بھی یہی نام ہے تاکہ یہی اسم کی حیثیت کی علامت کا کام دیں۔

اعراب کی مختلف صورتیں

گرچہ ہیں تین قسم پر اعراب　　ہیں وہ چودہ باختلاف صور

اعراب تو اصلاً تین قسم کے ہیں۔ لیکن ان کی صورتیں چودہ مختلف ہیں۔

اعرابِ ثقیل، اعرابِ خفیف

(اور حرکتی وحرفی اعراب)

ـَـ، ـُـ، ـِـ، پھر ـَـانْ، ـَـیْنْ، ـُـوْنْ، ـِـیْنْ، دیکھ لو گن کر

سات ہیں سب ثقیل پر یہ خفیف ہوں گے آخر کی نون گرا دو اگر

ـً، ـٌ، ـٍ اور ـَـانِ اور ـَـیْنِ، ـُـوْنَ اور ـِـیْنَ یہ سات اعراب کی صورتیں ثقیل کہلاتی ہیں یعنی جن میں نونِ ساکن کی آواز پائی جائے یا صاف نون موجود ہو اور اگر ان کی نون گر جائے تو انھیں خفیف اعراب کہا جاتا ہے، ان کی بھی سات صورتیں ہوں گی ـُـ، ـَـ، ـِـ اور ـَـا، ـَـیْ، ـُـوْ اور ـِـیْ خفیف صورتیں ہوں گی، اس طرح ثقیل وخفیف ملا کر چودہ شکلیں بنتی ہیں۔ ـً، ـٌ، ـٍ یہ تینوں صورتیں حرکتی اعراب یا اعراب بالحرکۃ کہلاتی ہیں اور جن اسموں میں یہ حرکتیں لگتی ہیں انھیں معرب بالحرکۃ کہا جاتا ہے۔ آن، ایْن، اُوْنَ، اِیْنَ یہ چاروں صورتیں حرفی اعراب یا اعراب بالحرف کہلاتی ہیں اور جن اسموں میں یہ صورتیں لگتی ہیں انھیں معرب بالحرف کہا جاتا ہے۔

معرب بالحرکۃ تین طرح کے اسماء ہیں: (۱) واحد (۲) جمع مکسر (۳) جمع سالم مؤنث اور معرب بالحرف دو طرح کے اسماء ہیں (۱) مثنیٰ (۲) جمع مذکر سالم۔

خفیف اعراب کے مواقع

اَل سے ہوتے ہیں تین پہلے خفیف اور اضافت سے سب کے سب یکسر

(۱) معرب بالحرکۃ (واحد، جمع مکسر، جمع سالم مؤنث) پر اگر لام تعریف (اَل) بڑھ جائے تو اس کا اعراب خفیف ہو جائے گا: مثلاً الکتابُ، الکتابَ، الکتابِ۔

(۲) معرب بالحرکۃ (واحد، جمع مکسر، جمع سالم مؤنث) ہو یا معرب بالحرف

(مثنیٰ، جمع سالم مذکر) اگر مضاف ہو جائے تو مضاف کا اعراب خفیف ہو جائے گا مثلاً کتابُ زیدٍ، سُکّانُ القریَۃِ، اخواتُ رَشیدٍ، یدا رَشیدٍ، مُسْلِمُو الْھِنْدِ۔

یا علم متصف بابن مضاف بعلم جیسے عامرُ بنُ عمر

(۳) اگر کوئی علم موصوف ہو اور اس کی صفت اِبنٌ، یا اِبنَۃٌ کا لفظ ہو اور لفظ اِبنٌ یا اِبنَۃٌ دوسرے علم کی جانب مضاف ہو تو پہلے علم کا اعراب خفیف ہوگا اور اِبنٌ و اِبنَۃٌ کا بھی بر بنائے اضافت خفیف ہوگا نیز اِبنٌ و اِبنَۃٌ کا ہمزۂ وصل نہ لکھا جائے گا جیسے: عامِرُ بْنُ عُمَرَ۔

(۴) کچھ ایسے اسماء ہیں جن پر نہ تنوین آتی ہے اور نہ کسرہ لگتا ہے صرف ایک ضمہ اور ایک فتحہ آتا ہے مثلاً لقمانُ، لُقْمَانَ، اس طرح کے اسماء کو غیر منصرف کہا جاتا ہے۔

مواقع اعراب مختلفہ

واحد اور جمع کسر میں اعراب ـٌ و ـً، ـٍ ہے رفع ونصب وجر

واحد اور جمع مکسر کا اعراب حالت رفع میں ـٌ، حالت نصب میں ـً اور حالت جر میں ـٍ ہے جیسے: زیدٌ، زیدًا، زیدٍ

ہے مثنیٰ میں ـَانِ صورتِ رفع ـَیْنِ ہوگی وہ نصب وجر میں مگر

مثنیٰ میں ـَانِ حالت رفع کا اعراب ہے اور نصب وجر میں ـَیْنِ آتا ہے جیسے رَجُلانِ، رَجُلَیْنِ۔

رفع ہے ـُوْنَ نصب و جر ـِیْنَ از برائے سلیم جمع ذکر

جمع سالم مذکر میں رفع کا اعراب ـُوْنَ اور نصب وجر کا اعراب ـِیْنَ ہے جیسے مُسلِمُونَ، مُسْلِمِیْنَ۔

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد مذکر کے آخر میں ـُـوْنَ اور ـِـیْنَ بڑھا دیا جائے۔

ہے ـٌ رفع سلیم جمع اناث اور ـٍ اس کا نصب ہے اور جر

جمع سالم مونث کا اعراب حالت رفع میں ـٌ اور حالت نصب و جر میں ـٍ ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ، مُسْلِمَاتٍ اور جمع سالم مونث بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کے آخر میں حالت رفع میں اتٌ اور حالت نصب و جر میں اتٍ بڑھا دیا جائے۔ البتہ اگر مفرد کے آخر میں تائے تانیث لگی ہو تو اسے حذف کر کے اتٌ اور اتٍ بڑھائیں گے۔

اعراب اسماء ستہ مکبرہ

رفع اور نصب و جر ہے ـُـو، ـَـا، ـِـی چند اسموں میں ہوں مضاف اگر

یعنی اَبٌ، اَخٌ و حَمٌ وھَنٌ ذُو فَمٌ میم کو فَمٌ کی حذف کر دو اگر

اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، ھَنٌ، ذُو، فَمٌ کو اسماء ستہ مکبرہ کہا جاتا ہے یعنی مصغر نہ ہوں، اگر مضاف ہوں اور ان کی اضافت یائے متکلم (ی) کی جانب نہ ہو تو ان پر حرفی اعراب حالت رفع میں ـُـوْ، حالت نصب میں ـَـاْ اور حالت جر میں ـِـیْ ہے، انھیں اسماء میں "فَمٌ" بھی ہے اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں (۱) میم کو باقی رکھ کر مضاف کیا جائے تو اس پر حرکتی اعراب، رفع میں ایک ضمہ اور نصب میں ایک فتحہ اور جر میں ایک کسرہ آئے گا مثلاً فَمُ زَیْدٍ، فَمَ زَیْدٍ، فَمِ زَیْدٍ، دوسری صورت یہ ہے کہ میم کو گرا کر بحالتِ اضافت حرفی اعراب دیا جائے یعنی حالت رفع میں "واو"، حالت نصب میں "الف" حالتِ جر میں "یاء" بڑھا دی جائے مثلاً فُو زَیْدٍ، فَا زَیْدٍ، فِي زَیْدٍ

اور انھیں اسماء میں "ذُو" ہے یہ لازم الاضافت اسم ہے اور اس کی اضافت صرف

اسم جنس ظاہر کی طرف ہوتی ہے اور اس پر حرفی اعراب آتا ہے۔ یعنی رفع میں "واو"، نصب میں "الف" اور جر میں "یاء" آتا ہے مثلاً "ذُو مالٍ، ذَا مالٍ، ذِی مالٍ، اس کا ثنی حالت رفع میں "ذَوَا"، حالت نصب و جر میں "ذَوَی"، جمع مذکر سالم "ذَوُوْ" حالت رفع میں اور حالت نصب و جر میں "ذَوِیْ" ہوگا اور واحد مونث "ذَاتٌ" ہوگا اور اس کا ثنی "ذَوَاتَا"، وَذَوَاتَیْ، جمع ذَواتٌ، ذَواتٍ ہوگا۔

اعراب اسم منصرف اور غیر منصرف

رفع ہے غیر منصرف میں ـُ اور ـَ ہے بہ حال نصب و جر

اسم کی منصرف اور غیر منصرف دو قسمیں ہیں (۱) منصرف اسم میں تنوین اور کسرہ بھی آتا ہے جیسے طِفْلٌ، طِفْلاً، طِفْلٍ (۲) غیر منصرف وہ اسم ہے جس پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا، رفع میں ایک ضمہ، نصب و جر میں ایک فتحہ آتا ہے مثلاً اسماعیلُ، اسماعیلَ۔

مثل بُشْرىٰ و یا مضاف بیا ان پہ اعراب کا نہ ہوگا گذر

مثل بُشْرىٰ یعنی ایسا غیر منصرف جس میں الف مقصورہ برائے تانیث یا جمع لگی ہو تو اس پر کوئی اعرابی حرکت نہ آئے گی بلکہ تینوں صورتوں میں الف ساکنہ ہوگا مثلاً بُشْرىٰ، بُشْرىٰ، بُشْرىٰ، سُکَارىٰ یا کوئی مفرد اسم یائے متکلم کی جانب مضاف ہو تو تینوں حالتوں میں آخر میں یاء ساکنہ ہوگی مثلاً کِتَابِیْ، کِتَابِیْ کِتَابِیْ۔

مثل قاضٍ ھُدىً میں ہیں اعراب پہ وہ تعلیل سے ہوئے مضمر

مثل قاضٍ یعنی منصرف منقوص یا ایسا منصرف جس میں الف مقصورہ اصلی یا الحاقی ہو تو ان پر اعراب آتا ہے لیکن حرف علت کے آجانے کی وجہ سے ان کی صورت منقوص اسم میں رفع و جر کی حالت میں کسرہ کی تنوین اور "یا" محذوف ہوگی اور نصب میں "یا" موجود

اور فتحہ کی تنوین ہوگی جیسے قاضٍ، قاضِیاً، قاضٍ، یہ ثقیل اعراب کی صورت میں ہوئی، خفیف اعراب کی شکل میں رفع اور جر میں "یا" مذکور اور ساکن ہوگی مثلاً "قاضِیْ" بحالت رفع وجر اور بحالت نصب "قاضِیَ" ہوگی۔

اور منصرف مقصور اسم میں ثقیل اعراب کی صورت میں تینوں حال میں فتحہ کی تنوین ہوگی مثلاً هُدیً، هُدیً، هُدیً، خفیف اعراب کی صورت میں تینوں حال میں "الف ساکنۃ" ہوگی جیسے هُدَیٰ، هُدَیٰ، هُدَیٰ، قرآن مجید میں وارد ہے، فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ یعنی تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا (سورۂ طٰہٰ، الآیۃ ۱۲۳)، ذٰلک هُدَی الله۔

مُصْطَفَوْنَ، بَنِیٌّ کے بھی مثل یوں ہی تعلیل کے ہیں زیر اثر

اسم مقصور کی جمع مذکر سالم میں "ـُوْنَ" کے بجائے "ـَوْنَ" اور ـِیْنَ کے بجائے ـَیْنَ لگتا ہے اور الف مقصورہ حذف ہو جاتی ہے جیسے مُصْطَفَوْنَ، مُصْطَفَیْنَ، اَعْلَوْنَ، اَعْلَیْنَ، یہ دونوں مُصْطَفٰی اور اَعْلٰی کی جمع ہیں ان میں حرف علت کے آجانے سے تعلیل ہوگئی ہے۔

اقسامِ خمسہ غیر منصرف

اولاً غیر منصرف ہے عَلَم جب ہو بیگانہ جس طرح سنجر

غیر منصرف: وہ معرب اسم ہے جس پر صرف ایک ضمہ اور ایک فتحہ آتا ہے یعنی اس پر نہ تو تنوین آتی ہے نہ کسرہ، حالت رفع میں ایک ضمہ اور نصب و جر میں ایک فتحہ۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ غیر منصرف کی پہلی قسم علم ہے، کسی خاص شخص، ملک، چیز اور قوم کے نام کو عَلَم کہا جاتا ہے۔ عربی زبان کے علاوہ تمام زبانیں عجمی اور عرب کے ماسوا تمام ممالک کو عجم کہا جاتا ہے۔ عَلَم کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے:

(الف) جب عَلَم عجمی زبان کا ہو تو غیر منصرف ہوگا: سَنْجَرُ، اِسْحٰقُ، یُوسُفُ، ثَمُودُ، انکلیسُ، لَاهُورُ، مِصْرُ، شِیْرَازُ۔

یا کہ آخر میں "ۃ" ہو جوں طلحہ یا مؤنث ہو جس طرح سے سَقَر

(ب) عَلَم ہو اور آخر میں تائے مدورہ ہو جیسے، فاطمةُ، عائشةُ، طلحةُ۔

(ج) عَلَم ہو اور مؤنث ہو جیسے سَقَرُ، سُعَادُ، زَیْنَبُ، کُلْثُومُ، مَرْیَمُ۔

یا ہو آخر میں ان جوں عُثمان یا بوزن فُعَل ہو جیسے عُمَر

(د) عَلَم ہو اور اس کے آخر میں الف نون (ان) زائد ہو جیسے، عُثْمَانُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ، سَحْبَانُ، نَبْهَانُ۔

(ہ) عَلَم ہو اور فُعَل کے وزن پر ہو جیسے زُفَرُ، زُحَلُ، قُزَحُ، عُمَرُ۔

یا کہ مَعْدِیکَرِب سی ہو ترکیب یا ہو دراصل فعل جوں شَمَّر

(و) علم ہو اور ایسے دو اسموں سے مرکب ہو جن میں اضافی، وصفی یا اسنادی کوئی ربط و تعلق نہ ہو جسے اصطلاح میں مرکب مزجی کہا جاتا ہے جیسے مَعْدِیکَرِبُ، بَعْلَبَکُّ، حَضْرَمَوتُ، بُخْتُنَصَّرُ، لیکن ایسا مرکب مزجی جس کے آخر میں "وَیْه" لگا ہو تو کسرہ پر مبنی ہوگا، مثلاً سِیبَوَیْهِ، شِیرَوَیْهِ، خَالَوَیْهِ، رَاهَوَیْهِ۔

(ز) علم ہو اور فعل کے وزن پر ہو، یہ ضروری نہیں ہے کہ واقعی فعل رہا ہو بلکہ فعل کے ہم شکل ہو جیسے شَمَّرُ، یَشْکُرُ، تَغْلِبُ، تَدْمُرُ، یَذْبُلُ، اِصْمِتُ

ثانیاً وصف جب کہ ہو فَعْلَان اور مؤنث ہو وزن فَعْلیٰ پر

۲۔ (الف) غیر منصرف کی دوسری قسم اسم صفت ہے جو فَعْلَانُ کے وزن پر ہو اور جس کا مونث فَعْلیٰ کے وزن پر ہو جیسے عَطْشَانُ، جَوْعَانُ، شَبْعَانُ، عَطْشیٰ، جَوْعیٰ، شَبْعیٰ۔

یا ہو اَفعل کہ اصل میں ہو صفت مثلاً اَحْمَد، اَسْوَدُ، اَحْمَر

(ب) صفت کے غیر منصرف ہونے کی دوسری صورت یہ ہے کہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہو لیکن اگر بعد میں عام اسم یا علم ہو جائے تو اس کا کوئی اثر نہ پڑے گا، مثلاً اَسْوَدُ، اَحْمَرُ، اَبْیَضُ، ساتھ ہی ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ اس میں "تاء" نہ آئے۔

ثالثاً عدل جوں اُخَر وجُمَعُ یا کُتَعُ اور بُتَعُ، بُصَعُ وسَحَر

۳۔ غیر منصرف کی تیسری قسم معدول ہے یعنی اسم اپنی اصل وضع پر باقی نہ ہو جیسے اُخَرُ یہ دراصل الأُخَرُ یا اُخَرُ مِنْ تھا جو صرف اُخَرُ استعمال ہونے لگا، ایسی ہی صورت جُمَعُ، کُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ کی ہے، ان کی اصلی شکل جُمَعٌ، کُتَعٌ، بُتَعٌ، بُصَعٌ ہے، اس لئے کہ فَعْلَاءُ کی جمع کا وزن فُعْلٌ (بسکون العین) ہے، اسی طرح سَحَرُ ہے جو دراصل اَلسَّحَرُ تھا، بغیر اَلْ کے استعمال ہونے لگا۔

اور اُحَاد ہے یوں ہی تا بہ عُشار اور مَوْحَد ہے یوں ہی تا مَعْشَر

اُحَادُ سے عُشَارُ تک اور مَوْحَدُ سے مَعْشَرُ تک معدول ہیں جن کی اصل شکل وَاحِدٌ واحِدٌ سے اُحَادُ اور مَوْحَدُ (ایک ایک) اِثْنَانِ اِثْنَانِ سے ثُنَاءُ اور مَثْنیٰ (دو، دو) ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ سے ثُلَاثُ اور مَثْلَثُ (تین تین) اَرْبَعَةٌ اربعَةٌ سے رُبَاعُ اور مَرْبَعُ (چار چار)، خَمْسَةٌ خَمْسَةٌ سے خُمَاسُ اور مَخْمَسُ (پانچ پانچ)، سِتَّةٌ سِتَّةٌ سے

سُدَاسُ اور مَسْدَسُ (چھ چھ)، سَبْعَةٌ سَبْعَةٌ سے سُبَاعُ اور مَسْبَعُ (سات سات) ثمانیۃٌ ثمانیۃٌ سے ثُمَانُ اور مَثْمَنُ (آٹھ آٹھ) تِسْعَةٌ تِسْعَةٌ سے تُسَاعُ اور مَتْسَعُ (نو نو) عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ سے عُشَارُ اور مَعْشَرُ (دس دس)

رابعاً منتہی الجموع کے وزن ان کے آخر میں ۃ نہ آئے اگر

جوں قواریر جمع قارورہ اور عساکِر جماعِ عسکر

۴۔ غیر منصرف کی چوتھی قسم جمع مکسر کی وہ صورت ہے جس کا تیسرا حرف الف ساکنہ ہو اور اس کے بعد دو حرف یا تین حرف ہوں، اگر تین حرف ہوں تو بیچ کا حرف ساکن ہو اسے اصطلاح میں منتہی الجموع کہا جاتا ہے اگر اس کے آخر میں "تا" نہ آئے تو غیر منصرف ہوگا جیسے قوارِیرُ، مَفَاتِیحُ، عَصَافِیرُ، جَمَاهِیرُ، مَدَارِسُ، نَمَارِقُ، عَسَاکِرُ، مَسَاجِدُ اور آخر میں "تا" ہو تو منصرف ہو جائے گا جیسے تَلَامِذَةٌ، اَسَاتِذَةٌ۔

خامساً جب زیادہ آخر میں الف وہمزہ دونوں آئیں نظر

۵۔ غیر منصرف کی پانچویں قسم یہ ہے کہ جب کسی اسم میں الف مقصورہ یا الف ممدودہ زائد برائے جمع یا تانیث آئے جیسے عَذَاریٰ، کُسَالیٰ، عُلَمَاءُ، اَنْبِیَاءُ، عَطْشیٰ، غَضْبیٰ، حَمْرَاءُ، سَوْدَاءُ۔

منصرف ہوں گے سب یہ جب ہوں مضاف یا ہو اَلْ اُن پر ہو یا ہو وزن اَقْصر

غیر منصرف ذیل کی صورتوں میں منصرف ہو جاتا ہے:

(۱) مضاف ہو جیسے فِیْ عُلَمَاءِ الْهِنْدِ۔

(۲) یا ان پر اَلْ داخل ہو جیسے رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ۔

(۳) یا علم سہ حرفی ساکن الاوسط ہو بشرطیکہ اس میں عجمیت اور تانیث دونوں یا تیں جمع نہ ہو

جائیں مثلاً نُوحٌ، لُوطٌ، شِیثٌ، دَعْدٌ، البتہ مَاهٌ اور جُورٌ باوجود سہ حرفی علم اور ساکن الاوسط ہونے کے غیر منصرف ہوں گے کیوں کہ یہ دونوں عجمی اور موںث ہیں۔

معربات عشرہ اصلیہ

مرفوعان

اصلی معرب اسماء دس ہیں جن میں دو مرفوع نمبر (۱) مستند یعنی مسند الیہ (مبتدا)، فاعل، نائب فاعل (۲) مسند یا خبر

اسم مرفوع دو ہیں بے کم وبیش مستند ایک دوسرا ہے خبر
ہے مثال ان کی حَیدرٌ اَسَدٌ جس کے معنی ہیں شیر ہے حیدر

مبتدا اور خبر

مسند الیہ (مبتدا) جملہ اسمیہ کا وہ ضروری جزء ہے، جس کے بارے میں کوئی بات کہی جائے یا خبر دی جائے اور جو خبر دی جائے یا جو بات کہی جائے اسے مسند یا خبر کہا جاتا ہے۔

مبتدا عام طور سے معرفہ اور خبر نکرہ آتی ہے جیسے حَیدرٌ اَسَدٌ، اَلسَّحَابُ مُتَرَاكِمٌ، اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ، اَلْاِنْسَانُ حَاكِمٌ، اور کبھی کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے اَلْاِسْلَامُ دِیْنُنَا، مُحَمَّدٌ نَبِیُّنَا، اَلْقُرْآنُ دَسْتُوْرُنَا، ایسی صورت میں جسے مبتدا بنانا ہو اسے پہلے لانا ضروری ہے۔ لیکن اگر خبر ظرف یا جار اور مجرور ہو تو مبتدا معرفہ اور نکرہ دونوں ہوسکتا ہے مثلاً اَلْمُؤَذِّنُ فِی الْمَسْجِدِ، اَلْمُعَلِّمُ فِی الْمَدْرَسَةِ، فِی الْمَسْجِدِ مُؤَذِّنٌ ، فِی الْمَصْنَعِ عَامِلَانِ، اَلطُّیُوْرُ فَوْقَ الْغُصْنِ، اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ۔ البتہ اگر خبر ظرف یا جار و مجرور ہو اور مبتدا نکرہ ہو تو خبر کا پہلے لانا اور مبتدا کو بعد میں لانا ضروری ہے جیسے فَوْقَ الشَّجَرَةِ طَائِرٌ، تَحْتَ الرَّأْسِ وِسَادَةٌ۔

خبر کی قسمیں

خبر کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد جیسے اَلنَّجْمُ لَامِعٌ، اَلْعِلْمُ نَافِعٌ، اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ، (۲) جملہ جیسے اَلْعَالِمُ یَقْدِرُهُ النَّاسُ، اَلْفَرَسُ لَوْنُهُ اَبْیَضُ

خبر مفرد کی دو قسمیں ہیں (۱) خبر حقیقی (۲) خبر سببی

(۱) خبر حقیقی: خبر مفرد کی وہ قسم ہے جو اپنے مبتدا کی خبر دے اور یہ خبر اپنے مبتدا کے واحد، تثنی اور جمع ہونے میں نیز تذکیر و تانیث میں مطابق ہوتی ہے مثلاً الادب حمیدٌ، اَلْخَادِمَانِ مُخْتَصِمَانِ، اَلطُّلَّابُ حَاضِرُوْنَ، زَیْدُوْنَ حَاضِرُوْنَ هُنَا، زَیْنَبُ مُجْتَهِدَةٌ، اَلْاُخْتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ، اَلْمُعَلِّمَاتُ نَشِیْطَاتٌ۔ اور اگر مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر واحد مؤنث اور جمع مونث دونوں آسکتی ہے، مثلاً اَلْكَوَاكِبُ كَثِیْرَةٌ، اَلْاَزْهَارُ مُتَفَتِّحَةٌ، اَلشَّوَارِعُ نَظِیْفَةٌ، اَلْمِیَاهُ عَذْبَةٌ، اَلْاَیَّامُ مَعْدُوْدَةٌ اَوْ مَعْدُوْدَاتٌ۔

اور اگر مؤنث عاقل کی جمع سالم مؤنث ہو تو خبر واحد مونث اور جمع مونث دونوں آسکتی ہے مثلاً اَلْمُسْلِمَاتُ صَائِمَةٌ اَوْ صَائِمَاتٌ۔ اور اگر مؤنث عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر مطابق اور واحد مونث دونوں آسکتی ہے مثلاً اَلرِّجَالُ مُقْبِلُوْنَ، اَلْقُضَاةُ عَادِلُوْنَ، اَلطُّلَّابُ مُتَفَوِّقُوْنَ ، اَلرِّجَالُ مُقْبِلَةٌ، اَلْقُضَاةُ عَادِلَةٌ، اَلطُّلَّابُ مُتَفَوِّقَةٌ۔

ایک مبتدا کی ایک سے زیادہ خبریں آسکتی ہیں۔ مثلاً مُحَمَّدٌ فَاضِلٌ كَاتِبٌ شَاعِرٌ، اَلْمَاءُ عَذْبٌ نَمِیْرٌ بَارِدٌ، اَلْعِنَبُ حُلْوٌ حَامِضٌ، هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ۔

(۲) خبر سببی: وہ خبر ہے جو اپنے مبتدا کی خبر نہ دے بلکہ اپنے مبتدا کے متعلق کی خبر دے جو متعلق خبر کے بعد آئے اور ترکیب میں خبر کا فاعل یا نائب فاعل ہو مثلاً اَلْغُصْنُ یَانِعٌ ثَمَرُهٗ،

اَلْعِلْمُ مَعْرُوْفَةٌ فَوَائِدُهُ، الْاَخْوَالُ كَرِيْمٌ آبَاؤُهُمْ، التِّلْمِيْذَاتُ كَرِيْمٌ اَخْوَالُهُنَّ، ایسی صورت میں خبر صرف واحد ہوگی البتہ تذکیروتانیث میں اپنے مابعد کا لحاظ کرے گی۔

خبر جب جملہ ہو

جملہ اگر خبر ہو تو جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں طرح کے جملے خبر بن سکتے ہیں، البتہ اگر جملہ خبر ہو تو اس میں ایک رابطہ (ضمیر) کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی جانب لوٹے اور مبتدا کے مطابق ہو جیسے اَلصَّدَقَةُ ثَوَابُهَا عَظِيْمٌ، اَلْمُعَلِّمُ اَخْلَاقُهُ حَسَنَةٌ، التَّاجِرَانِ خُدَّامُهُمَا مُؤَدَّبُوْنَ. اَلْمُعَلِّمَاتُ آبَاؤُهُنَّ كِرَامٌ، اَلْعَالِمُ يَقْدِرُهُ النَّاسُ. اَلْفَضِيْلَةُ تُزَيِّنُ الْاِنْسَانَ، اَلْحِلْمُ يَكْسُو صَاحِبَهُ وَقَارًا۔

فاعل

فاعل: فعل کے بعد آنے والا مرفوع اسم جس سے فعل وقوع پذیر ہو یا جس سے فعل وابستہ ہو، اسے اصطلاح میں فاعل کہا جاتا ہے مثلاً شرب زَيْدٌ، مَرِضَ خَالِدٌ۔

ا۔ فاعل ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے اور اگر فعل سے پہلے آجائے تو وہ مبتدا کہلائے گا۔

۲۔ فاعل اسم ظاہر اور ضمیر دونوں ہو سکتے ہیں البتہ اگر اسم ظاہر فاعل ہو تو فعل کا صیغہ صرف واحد غائب ہوگا، فاعل خواہ واحد، خواہ مثنیٰ، خواہ جمع ہو۔

جیسے اَقْبَلَ زَيْدٌ، اَقْبَلَ الزَّيْدَانِ، اَقْبَلَ الزَّيْدُوْنَ، اَقْبَلَتِ الطَّالِبَةُ، اَقْبَلَتِ الطَّالِبَتَانِ، اَقْبَلَتِ الطَّالِبَاتُ

۳۔ فاعل اگر ضمیر ہو تو فعل کا صیغہ ضمیر کے مطابق ہوگا، اسی طرح اگر فاعل اسم ظاہر مذکر ہو تو فعل مذکر اور اگر مؤنث اسم ظاہر ہو تو فعل مؤنث ہوگا۔

درج ذیل صورتوں میں فعل مذکر اور مؤنث دونوں لایا جا سکتا ہے۔

(۱) فاعل مونث مجازی ہو مثلاً طَلَعَ الشَّمْسُ او طَلَعَتْ، تَدُوْرُ الْأَرْضُ حَوْلَ الشَّمْسِ اَوْ يَدُوْرُ۔

(۲) فاعل مونث حقیقی ہو اور فعل و فاعل میں فصل ہو اور فاصل اِلَّا، سِوَىٰ اور غَيْرُ نہ ہو جیسے حَضَرَ الدَّرْسَ سُعَادُ اَوْ حَضَرَتْ، تَفَوَّقَ عَلَى الطَّالِبَاتِ هِنْدٌ اَوْ تَفَوَّقَتْ۔

(۳) فاعل جمع مکسر ہو خواہ مذکر کی جمع ہو خواہ مونث کی جیسے حَضَرَ الطُّلَّابُ اَوْ حَضَرَتْ، جَاءَ الزَّيَانِبُ اَوْ جَاءَتْ، "قَالَتِ الْأَعْرَابُ اٰمَنَّا" سورۃ الحجرات: ۱۴ (اہل بدو نے کہا ہم ایمان لائے) "وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ" سورۃ یوسف: ۳۰ (اور شہر میں کچھ عورتوں نے کہا)

نائب فاعل

نائب فاعل: فاعل کے محذوف ہونے کے بعد جو اسم فاعل کا قائم مقام ہو اور فعل مجہول ہو، اس اسم کو اصطلاح میں نائب فاعل کہا جاتا ہے جیسے ضُرِبَ اللِّصُّ، كُتِبَتِ الْمُحَاضَرَةُ، اُفْتُتِحَتِ الْجَامِعَةُ، تُسْتَخْرَجُ اللُّؤْلُؤَةُ مِنْ بَحْرِ الْهِنْدِ۔

ا۔ فعل اگر متعدی بیک مفعول ہو تو مفعول فعل مجہول ہونے کی صورت میں نائب فاعل ہو جائے گا، جیسے حُفِظَ الدَّرْسُ، سُرِقَتْ الدَّرَّاجَةُ۔

۲۔ فعل اگر متعدی بدو مفعول ہو تو مفعول اول نائب فاعل ہو جائے گا اور مفعول ثانی مفعول باقی رہے گا، مثلاً مُنِحَ الطَّالِبُ جَائِزَةً۔

۳۔ فعل اگر متعدی بسہ مفعول ہو تو مفعول اول نائب فاعل اور بقیہ دونوں مفعول

مفعول باقی رہیں گے اور منصوب ہوں گے جیسے اُنْبِیءَ زَیْدٌ الْخَبَرَ صَحِیْحاً، اُعْلِمَ عَمرٌو الْقِصَّةَ کَامِلَةً۔

۴۔ فعل متعدی کا مجہول لایا جاتا ہے لیکن اگر جار و مجرور یا ظرف یا مصدر نائب فاعل ہو تو فعل لازم بھی مجہول آسکتا ہے مثلاً نُظِرَ اِلَیْهِ، وُقِفَ اَمَامَ الامیر، صِیْمَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ، اُحْتُفِلَ اِحْتِفَالٌ کَبِیْرٌ، نُبِحَ نُبَاحٌ شَدِیْدٌ، یُرْغَبُ فِی الْعِلْمِ۔

منصوبات ستہ

چھ ہیں منصوب حال اور مفعول ظرف و تمیز و علت و مصدر

چھ اسموں پر نصب کا اعراب آتا ہے (۱) حال (۲) مفعول بہ (۳) ظرف (۴) تمیز (۵) علت (۶) مصدر

حال

حال: وہ منصوب اسم ہے جو مبتدا، فاعل، نائب فاعل اور مفعول بہ کی فعل کے انجام پانے کے وقت کی حالت کو بتائے جیسے اَلْمَرْءُ سَائِرٌ عَجِلاً، اَلطَّلَبَةُ فِی الْمَدْرَسَةِ قَارِئِیْنَ وَکَاتِبِیْنَ، جَاءَ عمروٌ غَاضِباً، اَقْبَلَ زَیْدٌ رَاضِیاً، کُتِبَتِ الْمقالَةُ واضِحةً، خُلِقَ الانسانُ ضَعِیفاً، اکثرُ شُربی السَّوِیقِ ملتوتاً اور جس کا حال بتایا جائے اسے **ذوالحال** کہا جاتا ہے۔

حال عام طور سے نکرہ اسم مشتق ہوتا ہے کبھی کبھی معرفہ ہوتا ہے جیسے لَا تَاْکُلْ وَحْدَکَ۔

حال کی قسمیں

حال کی مفرد اور جملہ دو قسمیں ہیں اور حال مفرد کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) حال حقیقی (۲) حال سببی

(۱) حال حقیقی: وہ حال ہے جو اپنے ذوالحال کی حالت کو بتائے مثلاً رکبتُ البحرَ متلاطمًا، شربت الماء بارداً، لاتاکلوا الطعام حاراً، المرء سائرٌ عَجِلاً۔

حال حقیقی: اپنے ذوالحال کے واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مونث ہونے میں مطابق ہوتا ہے جیسے رکبت البحر متلاطماً، اشتریتُ السَّفِیْنَتَیْنِ مَکْسُوْرَتَیْنِ، یَلْعَبُ الْاَطْفَالَ مَرْضیٰ۔

(۲) حال سببی: وہ حال ہے جو اپنے ذوالحال کی حالت کو نہ بتائے بلکہ اپنے ذوالحال کے متعلق کی حالت کو بتائے، جو متعلق حال کے بعد آئے اور ترکیبی حیثیت سے حال کا فاعل یا نائب فاعل ہو اور حال اسی کے اعتبار سے مذکر، مؤنث ہوگا اور ہمیشہ واحد ہوگا جیسے رَکِبْتُ الْبَحْرَ مُتَلَاطِمَةً اَمْوَاجُهُ، اِشْتَرَیْتُ السَّفِیْنَتَیْنِ مَکْسُوْرَةً اَلْوَاحُهَا، اُصَاحِبُ الطَّلَبَةَ کَرِیْمَةً اٰبَاؤُهُمْ۔

حال جملہ: جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں حال ہو سکتے ہیں البتہ اگر جملہ حال ہو تو ایک رابط کا ہونا ضروری ہے جو رابط حال کو ذوالحال سے جوڑ دے۔ رابط دو ہوتے ہیں

(۱) واو (۲) ضمیر، کبھی ایک ہی رابط استعمال ہوتا ہے اور کبھی دونوں رابط ایک ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

وہ مثالیں جن میں رابط صرف "واو" ہوتا ہے جیسے رَکِبْتُ السَّفِیْنَةَ وَالْبَحْرُ هَائِجٌ، لاتَنَمْ وَنَوَافِذُ الغُرْفَةِ مُقفَلَةٌ، حَضَرَ الضُّیُوفُ وَالْمُضِیفُ غَائِبٌ۔

(۲) صرف ضمیر کے رابط ہونے کی مثالیں درج ذیل ہیں، سَمِعْتُ الْخَطِیْبَ یَاْسِرُ الْقُلُوْبَ بِحُسْنِ لَفْظِهٖ، اُجِلُّ اُسْتَاذِیْ غَابَ اَوْ حَضَرَ۔

(۳) ضمیر اور واو دونوں رابط ہوں جیسے رجع العَامِلُوْنَ وَ هُمْ مَمْلُوْءُوْنَ نَشَاطاً۔ قَطَفَ الْاَوْلَادُ الْاَزْهَارَ وَلَمَّا تَتَفَتَّحْ، قَابَلْتُ اَخَاکَ وَقَدْ عَادَ مِنْ سَفَرِهٖ

مفعول بہ

مفعول بہ: وہ منصوب اسم ہے جس پر فاعل کا فعل اثر انداز ہو جیسے الشیخُ قَاطِعٌ شجراً، کتب علیٌّ الدرسَ، قَرَءَ خَالِدُ الکتاب، شَرِبُوا الْمَاءَ

مفعول بہ فعل متعدی سے واقع ہوتا ہے جیسے حَفِظَ التِّلْمِیْذُ الدَّرْسَ، قَرَأْتُ الکِتَابَ۔

فعل کی قسمیں: (۱) فعل لازم (۲) فعل متعدی

(۱) فعل لازم: وہ فعل ہے جو اپنے فاعل پر پورا ہو جائے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ، رَجَعَ الْمُسَافِرُوْنَ۔

(۲) فعل متعدی: وہ فعل ہے جو اپنے فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ کسی اور کو چاہے۔ مثلاً شَرِبُوا الْمَاءَ۔

فعل متعدی کی قسمیں

فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں (۱) متعدی بیک مفعول یعنی جس متعدی کا ایک مفعول آئے جیسے حَفِظَ خَالِدُ الدَّرْسَ، قَرَأْتُ الْکِتَابَ۔

(۲) متعدی بدو مفعول، یعنی جس کا دو مفعول آئے اس کی دو قسمیں ہیں:

(الف) جس کے دونوں مفعول مبتدا اور خبر ہوں، جیسے عَلِمْتُ الصدقَ مُنْجِیاً، حَسِبْنَا الْمَالَ نَافِعاً، اَخَالُ الْکِتَابَ رَفِیْقاً۔

(ب) جس کے دونوں مفعول باہم دگر مختلف ہوں جیسے اعطیتُ السَّائِلَ دِیْنَارًا، یَکْسُوکَ الْحِلْمُ وقَارًا، مَنَحْنَا الطَّالِبَ جَائِزَةً ثَمِیْنَةً۔

(۳) متعدی بسہ مفعول، یعنی جس کا تین مفعول آتا ہے جیسے خَبَّرَ زَیْدٌ عمرَ النَّصْرَ قَرِیْباً، حَدَّثَ خَالِدٌ زَیْدًا الْخَبَرَ صَحِیْحاً۔

مفعول بہ اسم ظاہر اور ضمیر دونوں آتے ہیں جیسے اَلشَّابُّ صَاعِدٌ جَبَلاً شَامِخاً، العَالِمُ یَقْدِرُهُ النَّاسُ۔

ظرف

ظرف: ایسا منصوب اسم ہے جو فعل کے انجام پانے کے وقت یا جگہ کو بتائے، جو جگہ کو بتائے اسے ظرف مکان اور جو وقت کو بتائے اسے ظرف زماں کہا جاتا ہے۔

<u>ظرف مکاں کی مثالیں:</u>

زَیْدُوْنَ[1] حَاضِرُوْنَ هُنَا، دُکَّانُ عَامِرٍ وَرَاءَ الْمَسْجِدِ، الْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ، فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ، مَشَیْنَا حَوْلَهٗ، نَامَ الْکَلْبُ خَلْفَ الْبَابِ، وَقَفُوْا اَمَامَ الْاُسْتَاذِ۔

<u>ظرف زماں کی مثالیں</u>

زَیْدٌ مُسَبِّحٌ سَحراً، یَشْرَبُ الْمَرِیْضُ الدَّوَاءَ صَبَاحاً، یَسْهَرُ الطَّالِبُ الْمُجْتَهِدُ لَیْلاً، یَشْتَدُّ الْبَرْدُ شِتَاءً۔

[1] زَیْدُ اصلاً الزیدون تھا لیکن ضرورت شعری کی وجہ سے بغیر "ال" استعمال کیا گیا ہے۔

تمیز

وہ منصوب اسم ہے جو کسی ابہام یا شک کو دور کرنے کے لیے آئے، جس کی تمیز لائی جائے اسے مُمَیَّز کہا جاتا ہے۔ ابہام کبھی ایک لفظ میں ہوتا ہے اور یہ ابہام چار طرح کے لفظوں میں ہوتا ہے:

(۱) اسماء وزن (۲) اسماء کیل (۳) اسماء مساحة

(۴) اسماء عدد

اسماء وزن، اسماء کیل، اسماء مساحة، کی تمیز تین شکلوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔

(۱) اَسْمَاءِ وزن (تول کے اسماء) (۲) اَسْمَاءِ کَیل (ناپ کے اسماء)

(۳) اَسْمَاءِ مَسَاحَة (پیائش کے اسماء)

(۱) مُمَیَّز تمیز کی جانب مضاف ہو جیسے اشتریتُ رِطْلَ تَمرٍ، شَرِبْتُ کُوبَ لَبَنٍ، بَاعَ محمد قَدَحَ قَمْحٍ۔

(۲) تمیز منصوب ہو جیسے اشتریتُ رطلاً تمراً، شَرِبْتُ کُوباً لبناً، بَاعَ محمدٌ قدحاً قَمْحاً

(۳) تمیز "مِنْ" کے ذریعہ مجرور ہو جیسے اشتریتُ رطلاً من تَمرٍ، شَرِبْتُ کوباً من لبنٍ، بَاعَ مُحَمَّدٌ قَدَحاً مِنْ قَمْحٍ۔

اسماء عدد

ثلاثةٌ تا عَشْرۃ کا معدود (تمیز) جمع اور مجرور ہوتا ہے یعنی عدد معدود (تمیز) کی جانب مضاف ہوتے ہیں، جیسے ثلاثةُ کُتُبٍ، ثلاثُ وَرَقَاتٍ

ثلاثَةَ تا تِسْعَةَ تذکیر وتانیث میں اپنے معدود کے مخالف ہوتے ہیں یعنی معدود اگر مذکر کی جمع ہے تو یہ مؤنث اور اگر معدود مؤنث کی جمع ہے تو عدد مذکر ہوگا جیسے خَمسُ

مَدَارِسَ، تِسْعَةُ طُلَّابٍ۔

البتہ عشرۃ اگر مفرد ہو تو معدود کے مخالف ہوگا اور مرکبات میں تذکیر وتانیث میں معدود کے مطابق ہوگا جیسے عَشَرَةُ طُلَّابٍ، ثلاثَةَ عَشَرَ طالباً، خَمسَ عَشْرَةَ معلِّمَةً۔

واحدٌ تا عَشَرةٌ کو مفرد اعداد اور گیارہ تا انیس کو مرکبات، اُنیس تا ننانوے معطوف ومعطوف علیہ، دہائیوں یعنی عِشْرُونَ، ثَلَاثُونَ، اَرْبَعُونَ، خَمْسُونَ، سِتُّونَ، سَبْعُونَ، ثَمَانُونَ، تِسْعُونَ کو عقود کہا جاتا ہے۔

گیارہ تا ننانوے کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے، اسی طرح عقود کا معدود بھی واحد، منصوب ہوتا ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ کوکباً، لِاَخِی تِسْعٌ وتِسْعُونَ نَعْجَةً، عِشْرُونَ خادِماً عِنْدِی۔

سو اور ہزار کا معدود واحد اور مجرور ہوتا ہے جیسے فِی الْمَدْرَسَةِ اَلْفُ تِلْمِیذٍ، لِاَخِی اَلْفَا شَاةٍ، لِزَیْدٍ ثَلَاثَةُ آلَافِ کِتَابٍ، مِئَةُ کِتَابٍ، مِئَتَا کِتَابٍ۔

ایک اور دو (واحد، اثنان) اپنے معدود کے تذکیر وتانیث میں معدود کے مطابق ہوتے ہیں، اگر مفرد لانا ہو تو معدود نکرہ لا دیجیے اور اثنتان کے بجائے معدود کا مثنیٰ لائیے۔ عدد لانے کی ضرورت نہیں۔

(۲) جملہ (اسناد) کے ابہام کو دور کرنے کے لیے تمیز آتی ہے جیسے زَیْدٌ کَرِیمٌ نفساً، اَلْمُعَلِّمُ اَحْسَنُ اخلاقاً، مَجِیدٌ حَسَنٌ سِیرَةً، اِشْتَعَلَ الرَّاسُ شیباً۔

مفعول لہ (علت)

وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی غرض یا سبب کو بتائے جیسے اَلطِّفْلُ مُطْرِقٌ خجلاً، تَصَدَّقْتُ عَلَی الْفُقَرَاءِ ابتغاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ، اِجْتَهَدْتُ رَغْبَةً فِی التَّقَدُّمِ۔

مفعول لہ کے منصوب ہونے کی شرط یہ ہے کہ مصدر قلبی ہو اور فعل وعلت دونوں کا زمانہ ایک ہو اور دونوں ایک فاعل کے فعل ہوں۔ جیسے صَفَحْتُ عَنِ الْمُخطِیِٔ تکرُّماً، سَجَدْنَا لِلّٰہِ شُکْراً، لَاتَبْخَلُوا خَشْیَةَ الفقرِ۔

اگر ان شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو علت "لام جر" کے ذریعہ مجرور ہوگی۔ جیسے: ذَھَبَ لِلْمَالِ، جَلَسَ لِلْکِتَابَةِ، سَافَرَ لِلْعِلْمِ۔

مفعول مطلق (مصدر)

مفعول مطلق: وہ منصوب مصدر ہے جو جملہ میں آئے ہوئے فعل یا خبر کی تاکید یا فعل کی ہیئت یا فعل کے واقع ہونے کی تعداد کو بتائے جیسے: اَنَا سَاکِتٌ سُکُوتاً، ذَاالْمَرْءُ ذَاھِبٌ سِرّاً، کَلَّمَ اللّٰہُ مُوسیٰ تَکْلِیْماً، صَفَحْتُ عَنِ السَّفِیْہِ صَفْحاً، جَلَسَ جِلْسَةَ الْقَارِی، مَشَیْنَا مِشْیَةَ اللَّیْثِ، مَرَّ الْقِطَارُ مَرَّالسَّحَابِ، فَتَحْتُ الْبَابَ فَتْحَةً، عَلَّمْتُہُ الْمَسَائِلَ تَعْلِیْمَةً، فَھَّمْتُہُ الْحَقِیقَةَ تَفْھِیْمَتَیْنِ۔

مفعول مطلق ہونے کے باب میں (۱) جملہ میں آئے ہوئے فعل کے مصدر کا ہم معنی مصدر قائم مقام ہو جاتا ہے جیسے جَلَسَ قُعُوداً۔

(۲) مصدر کی صفت قائم مقام مصدر ہو جاتی ہے جیسے وَقَفَ طَوِیْلاً، قَرَءَ کَثِیراً، اَلشَّیْخُ نَائِمٌ فِی اللَّیْلِ قَلِیلاً۔

(۳) عدد بھی قائم مقام مصدر ہو جاتا ہے جیسے سَجَدْتُ اَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، جَنیٰ الْمُجْرِمُ خَمْسَ جِنَایَاتٍ۔

(۴) فعل کا ہم مادہ مصدر قائم مقام مصدر ہو جاتا ہے جیسے تَبَتَّلَ اِلَیْہِ تبتیلاً، واللّٰہُ اَنْبَتَکُمْ مِنَ الارضِ نَبَاتاً۔

(۵) فعل کے نوع کو بتانے والا لفظ بھی مفعول مطلق کا نائب ہو جاتا ہے جیسے قعدَ القُرفُصَاءَ، اِشْتَمَلَ الصَّمَّاءَ، رَجَعَ القَھقَریٰ۔

(۶) فعل کے وقوع کا آلہ بھی مفعول مطلق کا نائب ہو جاتا ہے جیسے ضَرَبتُہٗ سَوطاً، ضَرَبَ الاعمیٰ الحَیَّةَ عَصاً۔

(۷) ایسا اسم اشارہ جس کے ذریعہ مصدر کی جانب اشارہ کیا جائے مفعول مطلق کا نائب ہو جاتا ہے جیسے قال ذلک القولَ، ضربتُہٗ ذلکَ الضَرْبَ۔

(۸) مصدر کی ضمیر جو مصدر کی جانب راجع ہو مصدر کا نائب ہو جاتی ہے جیسے اجتھدتُ اجتھاداً لَمْ یجتھدہُ غَیرِیْ، اِنّیْ لَاُعَذِّبُنَّہٗ عَذَاباً لَااُعَذِّبُہٗ احداً مِنَ الْعَالَمِیْنَ۔

(۹) لفظ کُلُّ اور بَعْضُ مصدر کی جانب مضاف ہو کر قائم مقام مصدر ہو جاتے ہیں جیسے فلا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ، (سورۃ النساء آیت ۱۲۹) (تو نہ ہو کہ بالکل ایک ہی طرف جھک پڑو) فمزقناہ کُلَّ مُمَزَّقٍ (سورہ سبا ۱۹) (اور ان کو بالکل تتر بتر کر چھوڑا)۔ وَدَّ کُلَّ الوُدِّ، خَالِدٌ مُتَاثِّرٌ بَعْضَ التَّاثُّرِ۔

مجروران

دو ہیں مجرور اک مضاف الیہ دوسرا حرف جر لگے جس پہ

فِیْ، عَلیٰ، مِنْ، اِلیٰ، لِ، عَنْ، حَتّٰی وَ، بِ، تَ، مُنْذُ ک ہیں حرف جر

جیسے بیتُ الرَّشِیدِ فِی جَبَلٍ یا عَلَیْہِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَر

یا کہ مِنّی الیٰ الْحَبِیْبِ سَلَامٌ یا کہ مَالِی عَنِ الرَّقِیبِ مَفَر

یا کہ حتی العشاءِ لِی وَاللّٰہِ شُغُلٌ بالامور منذ سَحَر

یا کہ بالله ثم تالله مَا ہٰذا المِصْرِ کَالسَّعِيْدِ بَشَر

دوطرح کے اسموں پر جر کا اعراب آتا ہے (۱) مضاف الیہ (۲) جس پر حرف جر داخل ہو۔

(۱) مجرور بہ واسطہ حروف جر

درج ذیل حروف، حروف جر کہلاتے ہیں، اور یہ جن اسموں کے پہلے آجائیں وہ اسم مجرور ہوتا ہے۔ فِيْ، عَلٰی، مِنْ، اِلٰی، لِ، عَنْ، حَتّٰی، وَ، بِ، تَ، مُنْذُ، کَ، جیسے بَيْتُ الرَّشِيْدِ فِي جَبَلٍ، عَلَيهِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَرٌ، مِنّی اِلیٰ الْحَبِيْبِ سَلَامٌ، مَالِيْ عَنِ الرَّقِيْبِ مَفَرٌّ، حَتّٰی الْعِشَاءِ لِیْ وَاللّٰهِ شُغُلٌ بالامورِ منذُ سَحَرٍ، بِاللّٰہِ ثم تَاللّٰہِ ما ہٰذا الْمصر کالسّعید بشرٌ۔

(۲) مضاف الیہ

اضافت: ایک اسم کی دوسرے اسم کی جانب نسبت کرنے کو اضافت کہا جاتا ہے اور جس اسم کی نسبت دوسرے اسم کی جانب کی جائے اسے مضاف اور جس اسم کی جانب کی جائے اسے مضاف الیہ کہا جاتا ہے۔

اضافت کی قسمیں

اضافت کی دو قسمیں ہیں (۱) اضافت لفظی (۲) اضافت معنوی

(۱) اضافت لفظی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف اسم صفت (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ) ہو اور مضاف الیہ ازروئے معنی فاعل، نائب فاعل یا مفعول ہو جیسے فَارِغُ الْبَالِ، طَاهِرُ الْقَلْبِ، مُتَنَاسِبُ الْاَعْضَاءِ، مَحْمُوْدُ السِّيْرَةِ، حميدُ الْخِصَالِ، عذبُ الْحَدِيْث، ضَخْمُ الْجُثَّةِ۔

اضافت لفظی میں مضاف الیہ کے معرفہ ہونے سے مضاف معرفہ نہیں ہوتا، اسی لیے اس اضافت میں مضاف پر اَلْ داخل کیا جا سکتا ہے جیسے الْحَسَنُ الْوَجْهِ، الحسنُ الاخلاقِ، اللَّيِّنُ الْعَرِيْكَةِ، المتلاطِمُ الامْوَاجِ، المكسورُ الألْوَاحِ، البتہ مضاف پر اَل داخل ہونے کی صرف یہی صورت ہے کہ مضاف مثنیٰ یا جمع مذکر سالم ہو جیسے الفاتِحا دِمَشْقَ خَالِدٌ وابو عُبَيْدَةَ، السَّاكِنُو مِصْرَ امِنُونَ۔

یا مضاف اسم واحد یا جمع سالم مؤنث ہو اور اس کے مضاف الیہ پر یا مضاف الیہ کے مضاف الیہ پر "اَلْ" داخل ہو جیسے اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ مَنْصُوْرٌ، السَّالِكُ طَرِيْقِ الْبَاطِلِ مَخْذُوْلٌ۔

(۲) اضافت معنوی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ کا مضاف سے فاعل، نائب فاعل یا مفعول ہونے کا کوئی رشتہ نہ ہو جیسے بَيَاضُ الْوَجْهِ، سَوَادُ الشَّعْرِ، اَخْلَاقُ مَحْمُوْدٍ، وَجْهُ ابِيكَ۔

اس اضافت میں مضاف الیہ کے معرفہ ہونے سے مضاف معرفہ ہو جاتا ہے اسی لیے اس اضافت میں مضاف پر لام تعریف بڑھانا درست نہیں ہے۔

توابع خمسہ

ہر تابع ہے رحبِ متبوع ایک پیرو ہے دوسرا رہبر

بعض اسماء پر ان کا ذاتی اعراب نہیں ہوتا بلکہ ان پر دوسرے اسم کی اتباع میں اعراب آتا ہے اور جو اعراب پہلے اسم کا ہوتا ہے وہی اعراب اس دوسرے اسم پر آتا ہے، اصطلاح نحو میں پہلے کو **متبوع** اور دوسرے کو **تابع** کہا جاتا ہے۔

اقسام توابع

ہے وہ تاکید ووصف وعطف وبدل اور بیان جو ہے ذِکر بِالاشہر

توابع کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تاکید (۲) صفت (۳) معطوف بالحرف (۴) بدل (۵) بیان

تاکید

وہ تابع ہے جسے مجاز یا سہو کے احتمال کو دور کرنے کے لیے ذکر کیا جائے۔

اقسام تاکید

(۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں موکد (جس کی تاکید کی جائے) کو دوبارہ لا دیا جائے، موکد خواہ اسم ہو، خواہ فعل، خواہ حرف، خواہ جملہ ہو جیسے اَلعِلْمُ نَافِعٌ نَافِعٌ، الْأَدَبُ وَاجِبٌ وَاجِبٌ، لَمَعَ لَمَعَ النَّجْمُ، طَلَعَتْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، اَجَلْ اَجَلْ سَیَلْقَی الجانی جَزَائَهُ، نَعَمْ نَعَمْ ، اللّٰه اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَن لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه، حَیَّ عَلیٰ الصَّلوٰۃِ حَیَّ عَلیٰ الصَّلوٰۃِ، حَیَّ عَلیٰ الفَلَاحِ، حَیَّ عَلیٰ الفَلاحِ۔

تاکید معنوی

تاکید معنوی: تاکید معنوی کا مقصد کلام میں مجاز، سہو یا نسیان کو دور کرنا ہوتا ہے، یہ تاکید کچھ مخصوص الفاظ کے ذریعہ کی جاتی ہے جو درج ذیل ہیں:

نَفْسٌ، عَیْنٌ، کِلَا، کِلْتَا، کُلُّ، جَمِیْعٌ، عَامَّةٌ، اَجْمَعُ۔

نَفْسٌ اور عَیْنٌ کے ذریعہ واحد، تثنیہ، جمع ہر سہ کی تاکید کی جاسکتی ہے۔ مثلاً قابلْتُ الوزیرَ نَفْسَهُ اَوْعَیْنَهُ، عَادَنِی الطبیبُ نَفْسُهُ او عَیْنُهُ، جَاءَ الرَّجلانِ اَنفُسُهُمَا او اَعْیُنُهُمَا، قَابلْتُ الوَزَرَاءَ اَنْفُسَهُمْ اَوْ اَعْیَانَهُمْ۔

کِلَا اور کِلْتَا کے ذریعہ شئی موکد کے لئے اثبات حکم مقصود ہوتا ہے جیسے جَاءَ نِی الطَّالِبَانِ کِلَاهُمَا، عَنَاهُ کِلْتَاهُمَا مُغْرورَقَتَانِ بالدُّمُوعِ، جَامَلْتُ الْخَادِمَیْنِ کِلَیْهِمَا۔

کِلَا اور کِلْتَا کا مضاف الیہ اگر ضمیر ہو تو شئی کا برتاؤ کیا جاتا ہے یعنی حالت رفع میں کِلَاهُمَا، کِلْتَاهُمَا اور نصب و جر میں کِلَیْهِمَا اور کِلْتَیْهِمَا کہا جائے گا، اور اگر اسم ظاہر کی جانب اضافت ہو تو اسم مقصور کا برتاؤ کیا جاتا ہے یعنی ہر سہ شکل میں کِلَا الرَّجُلَیْنِ و کِلْتَا الْمَرءَ تَیْنِ ہوگا۔ اور یہ دونوں لازم الاضافت ہیں۔

کلُّ، جمیعٌ، عامةٌ کے ذریعہ تاکید سے عموم یا احاطہ مقصود ہوتا ہے جیسے رَاَیْتُ الْقومَ کُلَّهُمْ اَوْ جَمِیعَهُمْ اَو عامَّتَهُم، اَحْسَنْتُ اِلَی فُقَرَاءِ الْقَرْیَةِ کُلِّهِمْ اَوْ جَمِیْعِهِمْ اَوْ عَامَّتِهِم اور اگر مزید تقویت پہونچانا مطلوب ہو تو کلمہ کُلُّهُ کے بعد اَجْمَعُ اور کُلُّهَا کے بعد جَمْعَاء اور کُلُّهُمْ کے بعد اَجْمَعُونَ اور کُلُّهُنَّ کے بعد جُمَع لایا جاتا ہے مثلاً جَاءَ الصَّفُّ کُلُّه اَجْمَعُ ، جَاءَ تِ القَبِیْلَةُ کُلُّهَا جَمْعَاءُ، قَالَ تَعَالَی: فَسَجَدَ الْمَلَائِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُونَ" جَاءَ تِ النِّسَاءُ کُلُّهُنَّ جُمَعُ۔

وصف

وصف: وہ تابع ہے جو کسی اسم کے بعد اس کے بعض احوال یا اس کے متعلق کے احوال کو ظاہر کرے یا یوں کہیے کہ اس کی اچھائی، خرابی، عیب و ہنر، رنگ و روپ کو بتائے جیسے قَدِمَ التِّلْمِیْذُ الْمُجْتَهِدُ، رَجَعَ الضَّیْفُ الْمُحْتَرمُ، هٰذَا اَخُوْ زَیْدِنِ الصَّغِیْرُ۔

وصف کی مفرد اور جملہ دو قسمیں ہیں۔

صفت مفرد کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) صفت حقیقی (۲) صفت سببی

صفت حقیقی: وہ صفت ہے جو اپنے متبوع (موصوف) کی اچھائی، خرابی، عیب و ہنر، رنگ و روپ کو بتائے جیسے سَافَرَ یُوسُفُ الاَدِیبُ، اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ، اِشتَرَیتُ الفَرَسَ الاَبیَضَ۔

یہ صفت اپنے موصوف کے واحد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث، تعریف، تنکیر، اور اعراب میں تابع ہوتی ہے۔

موصوف صرف اسم ظاہر ہوتا ہے، ضمیر نہ تو موصوف ہوتی ہے اور نہ صفت۔

موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت وضاحت کا فائدہ دیتی ہے اور اگر نکرہ ہو تو تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے قَدِمَ یُوسُفُ التَّاجِرُ، زَارَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ۔

صفت ایک سے زیادہ آسکتی ہے جیسے ھٰذَا عِنَبٌ حُلوٌ لَذِیذٌ، فِی الإِنَاءِ مَاءٌ نَمِیرٌ بَارِدٌ۔

صفت کو اصلاً اسم مشتق (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ) ہونا چاہیے اور کبھی اسم جامد مصدر بھی صفت واقع ہوجاتا ہے اور جب مصدر صفت واقع ہوتا ہے تو اس سے مبالغہ کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور واحد، تثنیہ، جمع، تذکیر و تانیث سب کے لیے ایک ہی صورت ہوتی ہے جیسے ھُوَ شَاھِدٌ عَدلٌ، ھِیَ شَاھِدَۃٌ عَدلٌ، ھُمَا شَاھِدَانِ عَدلٌ، ھُمَا شَاھِدَتَانِ عَدلٌ، ھُم شُھُودٌ عَدلٌ، ھُنَّ شَاھِدَاتٌ عَدلٌ۔

صفت سببی

صفت سببی: وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کی کسی صفت کو نہ بتائے بلکہ موصوف

کے متعلق کی صفت کو بتائے اور متعلق صفت کا فاعل یا نائب فاعل ہو، البتہ ضروری ہے کہ موصوف کی ضمیر متعلق میں موجود ہو۔

یہ صفت ہمیشہ واحد ہوتی ہے اور تذکیر و تانیث میں اپنے مابعد (فاعل، نائب فاعل) کا لحاظ کرتی ہے، البتہ اعراب اور تعریف و تنکیر میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے جیسے رَکِبتُ البَحرَ المُتَلاطِمَۃَ اَموَاجُہُ، اِشتَرَیتُ سَفِینَتَینِ مَکسُوراً اَلوَاحُھُمَا، اَلقَریَۃُ الظَّالِمُ اَھلُھَا مُعَذَّبَۃٌ، اَلتُّجَارُ المُؤَدَّبُ خُدَّامُھُم کِرَامٌ

اقسام صفت جملہ

(۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ہر دو صفت واقع ہو سکتے ہیں، البتہ اگر جملہ صفت ہو تو اس میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصوف کی طرف راجع ہو۔

جملہ صرف نکرہ اسم کی صفت آتا ہے، معرفہ اسم کی صفت جملہ نہیں ہوتا، لیکن اگر معرفہ کی صفت جملہ لانا ہو تو اسم موصول کو واسطہ بنایا جائے گا جیسے زَیدٌ اُستَاذٌ یُحِبُّہُ طُلَّابُہُ، فَاطِمَۃُ تِلمِیذَۃٌ تُحِبُّ القِرَاءَۃَ، بِعتُ فَرَساً قَوَائِمُہُ بَیضَاءُ، اَلرَّجُلُ الَّذِی یُؤَدِّی فَرَائِضَہُ مَحبُوبٌ، اَلمُعَلِّمُ الَّذِی یُعَلِّمُنَا دَرسَنَا کَرِیمٌ، اَلاَفرَاسُ الَّتِی تَرکَبُھَا حَمرَاءُ

معطوف بالحرف (عطف النسق)

دو چیزوں کو کسی حرف کے ذریعہ ایک حکم میں شریک کرنے کو عطف کہا جاتا ہے اور جن حروف سے یہ کام لیا جاتا ہے انھیں حروف عاطفہ کہا جاتا ہے اور حرف عطف سے پہلے آنے والے کلمہ کو معطوف علیہ اور بعد میں آنے والے کو معطوف کہا جاتا ہے۔

حروف عاطفہ نو ہیں

(۱) واو (۲) فاء (۳) ثُمَّ (۴) حَتّٰی (۵) اَوْ (۶) اَمْ (۷) بَلْ (۸) لَا (۹) لٰکِنْ

(۱) معطوف اپنے متبوع (معطوف علیہ) کے اعراب میں مطابق ہوتا ہے، البتہ تعریف، تنکیر، واحد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں مطابقت شرط نہیں ہے جیسے جَاءَ سَعْدٌ وَسَعِیْدٌ، اَکَلَ خَالِدٌ فَرَشِیْدٌ، سَافَرَ الْقُوَّادُ ثُمَّ الْجُنُوْدُ، سَافَرَ الْمَلِکُ حَتّٰی وُزَرَاءُ هٗ، لَبِثْنَا یَوْماً اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ، اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَاتُوْعَدُوْنَ، مَانَجَحَ سَعِیْدٌ بَلْ سَعْدٌ، لَاتَمْدَحِ الْاَشْرَارَ لٰکِنِ الْاَخْیَارَ۔

(۲) نکرہ معرفہ پر، ضمیر اسم ظاہر پر اور ضمیر منفصل پر اسم ظاہر معطوف ہوسکتا ہے البتہ ضمیر مستتر اور ضمیر متصل پر عطف اس وقت کیا جاسکتا ہے جب اس کی تاکید رفع کی ضمیر منفصل سے کردی جائے مثلاً اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ، فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا، جِئْتُ اَنَا وَزَیْدٌ، نَجَوْتُمْ اَنْتُمْ وَمَنْ مَعَکُمْ۔

(۳) ضمیر مجرور پر عطف اسی وقت ممکن ہے جب جار کو دوبارہ لایا جائے جیسے فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ، مَرَرْتُ بِکَ وَبِسَعِیْدٍ۔

(۴) معطوف علیہ اور معطوف ہر دو اسم، فعل اور جملہ ہوسکتے ہیں۔

بدل

بدل: ایسا تابع ہے جو مقصود بالذات (مقصود اصلی) ہوتا ہے اور اس سے پہلے متبوع (مبدل منہ) بطور تمہید لایا جاتا ہے مبدل منہ کا اعراب بدل پر آتا ہے مثلاً جَاءَ الْاَمِیْرُ عُمَرُ۔

---

[1] الاَخَوَیْنِ کی اصلی صورت الاَخَوَیْنِ تھی مگر شعری ضرورت کی بنا پر الاَخَیْنِ استعمال کیا گیا۔

بدل کی قسمیں

بدل کی چار قسمیں ہیں:

(۱) بدل مطابق یا بدل کل (۲) بدل بعض (۳) بدل اشتمال (۴) بدل غلط یا بدل مباین

(۱) **بدل مطابق یا بدل کل:** وہ بدل ہے جو بعینہ مبدل منہ ہو جیسے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ، صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ۔ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت بخش، ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے اپنا فضل فرمایا)۔

(۲) **بدل بعض یا بدل البعض من الکل:** وہ بدل ہے جو مبدل منہ کا کوئی جزء ہو جیسے: قَضَیْتُ الدَّیْنَ ثُلُثَهٗ، حَفِظْتُ الدَّرْسَ نِصْفَهٗ، نَجَحَ التَّلَامِیْذُ اَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ، بِعْتُ الدَّارَ نِصْفَهَا، صَحِبَنِی الثِّقَاتُ اَکْثَرُهُمْ۔

(۳) **بدل اشتمال:** وہ بدل ہے جو مبدل منہ کا کوئی متعلق ہو لیکن یہ تعلق جزئیت اور کلیت کا نہ ہو جیسے نَفَعَنِی الْمُعَلِّمُ عِلْمُهٗ، اَحْبَبْتُ خَالِداً شُجَاعَتَهٗ، اَطْرَبَنِی الْبُلْبُلُ صَوْتُهٗ، یَسُرُّنِی الْغُلَامُ اَمَانَتُهٗ۔

بدل بعض اور بدل اشتمال میں مبدل منہ کی ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔

(۴) **بدل غلط یا بدل مباین یا بدل نسیان:** ایسا بدل ہے جو ایسے لفظ (مبدل منہ) کے بعد مذکور ہو جو جلدی میں زبان سے نکل گیا ہو اور اس کی تصحیح بدل کے ذریعہ کردی جائے مثلاً اَعْطِ السَّائِلَ ثَلَاثَةً اربعةً، اَعْطِنِی الْقَلَمَ الورقةَ، بدل غلط نہ تو قرآن مجید میں آیا ہے، نہ بُلَغاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔

بدل کی مبدل منہ سے تعریف و تنکیر میں مطابقت ضروری نہیں ہے، معرفہ نکرہ سے

اور نکرہ معرفہ سے بدل ہو سکتا ہے۔

اسم ظاہر ضمیر غائب سے بدل ہو سکتا ہے جیسے اَجْبَنْهُ حَذِیْفَۃ،

فعل سے فعل بدل کل واقع ہوتا ہے جیسے حدثنا فلانٌ قَال، من یعْمَل سُوءً ا یُجزَ به یلْقَ اَثاماً، اَمدَّکُم بِمَا تعملون امدَّکم بِاَنعَامٍ وَّ بنینَ۔

عطف بیان

عطف بیان: ایسا تابع ہے جو اپنے متبوع (مبین عنہ) کی وضاحت کرے مثلاً جاءَ صَاحِبُکَ عُثمَانُ، کانَتْ اُمُّ الْمُؤمِنِینَ عَائِشَۃُ حُجَّۃً فِی رِوَایَۃِ الْحَدِیْثِ، عِندِیْ اَبُو الشُّمَیْلِ زُفَرُ، اَقْسَمَ بِاللهِ ابو حَفْصٍ عُمَرُ۔

بیان کو اپنے مبین عنہ سے مشہور ہونا چاہیے۔ بیان اپنے متبوع کے اعراب، تذکیر، تانیث، تعریف، تنکیر اور واحد اور تثنیہ، جمع ہونے میں مطابق ہوتا ہے۔

کنیت کے بعد اسم عطف بیان ہوتا ہے جیسے حَبَّذَا اَلْخَلِیْفَۃُ اَبُوبَکْرٍ عَبْدُ اللهِ۔

لقب کے بعد اسم عطف بیان ہوتا ہے جیسے الخَلِیْفَۃُ الرَّشِیْدُ هَارُونُ۔

تفسیر مفسَّر کے بعد بیان ہوتا ہے جیسے العَسْجدُ ای الذَّهَبُ۔

موصوف صفت کے بعد بیان ہوتا ہے جیسے اَلْکَلِیْمُ مُوسیٰ، اَلْمَسِیْحُ عِیْسیٰ رَسُوْلُ اللهِ۔

معربات خمسہ ماؤلہ

معربات ماؤلہ دراصل پانچ ہیں جن میں نصب ہے اکثر
مستند بعد مشبہات الفعل فعل کون اور ما ولا کی خبر
پھر منادی ہے اور مستثنیٰ نکرہ مستند یہ لا ہو اگر

پھر سماعی ہیں چند منصوبات جو حقیقت میں حذف کے ہیں صور

معربات مشکلہ: کچھ ایسے اسم ہیں جن کا حال کچھ ملا جلا سا ہے یعنی کچھ معرب اور کچھ مبنی، انھیں اصطلاح میں معربات مُاؤلہ یا معربات مشکلہ کہا جاتا ہے وہ پانچ ہیں:

(۱) مسندالیہ منصوب بحرف مشابہ فعل یا مستند بعد مشبہات الفعل جیسے اِنَّ زیداً عالمٌ۔

(۲) مسندالیہ عام منفی بہ لا مثلاً لَارَجُلَ فِی الْبَیْتِ۔

(۳) مستثنیٰ منصوب بحرف استثنا، جیسے القوم حاضرا لا زیداً۔

(۴) منادی مفرد اور خاص جیسے یا زیدُ۔

(۵) منادی غیر مفرد یا عام جیسے یا اهلَ البیتِ، یارَاکِباً جَمَلاً، یا ذَاهِباً۔

مستند بعد مشبہات الفعل

اِنَّ ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ یا کہ لیتَ، لَعَلَّ آئیں اگر
مستند پہ تو ہوگا وہ منصوب پہ نہ ہوگا خبر پہ ان کا اثر
جیسے اِنَّ المسیحَ اِنسَانٌ یعنی سچ ہے کہ ہے مسیح بشر
یا لَعَلَّ الاخینِ صَیَّادانِ ہیں شکاری یہ دونوں بھائی مگر
یا کہ لَیْتَ الْبَنِینَ مُصْطَلِحُون
کاش کہ ہوتے صلح جو یہ پسر

کچھ الفاظ جملہ اسمیہ کے پہلے آتے ہیں، ان کے بعد مبتدا منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے، مبتدا کو انّ کا اسم اور خبر کو خبر کہا جاتا ہے اور ان لفظوں کو حروف مشابہ فعل کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ دراصل فعل ہیں اور فعل کے معنی رکھتے ہیں۔ ان کے بعد جو مسند الیہ ہوتا ہے درحقیقت ان کا مفعول ہوتا ہے، اس لیے منصوب ہوتا ہے، اور خبر پر ان کا کوئی اثر نہ ہوگا

یعنی خبر مرفوع ہوگی جیسے اِنَّ الْمَسِیحَ اِنْسانٌ، لَعَلَّ الأَخَوَیْنِ صَیَّادَانِ، لَیْتَ الْبَنِینَ مُصْطَلِحُونَ۔

یہ حروف چھ ہیں (۱) اِنَّ (۲) اَنَّ (۳) کَاَنَّ (۴) لٰکِنَّ (۵) لَعَلَّ (۶) لَیْتَ

اِنَّ کے معنی بے شک، بلاشبہ، یقیناً ہے جیسے اِنَّ الْمَسِیحَ اِنْسانٌ، اِنَّ اللہَ علی کُلِّ شیءٍ قدیرٌ۔

مواقع استعمالات (اِنَّ)

(۱) اِنَّ جملہ کی ابتداء میں آتا ہے جیسے اِنَّ رَبَّکَ حَکِیمٌ عَلِیمٌ، اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحاً اِلیٰ قَوْمِہ، اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحاً مُبِیناً۔

(۲) قال کا مقولہ ہو جیسے قَالَ اِنِّی عبدُ اللہ۔

(۳) جملہ حالیہ کی ابتداء میں آتا ہے جیسے قہر علیٌّ الأَعْداءَ وَاِنَّہُ مُنْفَرِدٌ

اِنَّ کی خبر یا موخر اسم یا ضمیر فصل پر لام ابتداء آتا ہے جیسے اِنَّ رَبِّی لَسَمِیعُ الدُّعاءِ، اِنَّ الاِنْسانَ لَفِی خُسْرٍ، اِنَّہُ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیدٌ، اِنَّ مِنَ الْبَیانِ لَسِحْراً، اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً، اِنَّ لَنَا لَلآخِرَۃَ وَالأُولیٰ، اِنَّ الْمُجْتَہِدَ لَہُوَ الْفَائِزُ، اِنَّ ہٰذا لَہُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ۔

اِنَّ کی خبر جار مجرور یا ظرف ہونے کی صورت میں اسم سے پہلے آسکتی ہے مثلاً اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَہُم، ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَہُم اور اگر خبر ظرف یا جار و مجرور ہو اور اسم نکرہ ہو تو اسم کو بعد میں لانا ضروری ہے جیسے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً۔

مواقع استعمالات "اَنَّ"

اَنَّ کے معنٰی ہیں 'یہ کہ'، اور اَنَّ مع اپنے اسم اور خبر کے جملہ کا جزء ہوتا ہے یعنی اَنَّ مع اپنے اسم و خبر کے فاعل، نائب فاعل، مجرور ہوتا ہے جیسے یَسُرُّنِی اَنَّکَ مُجْتَہِدٌ، ظُنَّ اَنَّ النَّتِیجَۃَ حَسَنَۃٌ، اَتَمَنّیٰ اَنَّ الْقَمَرَ طَالِعٌ، اَعْطَیْتُہُ لِاَنَّہُ مُسْتَحِقٌّ، لَا شَکَّ فِی اَنَّ الأَدَبَ وَاجِبٌ

تخفیف اِنَّ وَاَنَّ و کَاَنَّ ولٰکِنَّ

مندرجہ بالا چاروں حروف کی تخفیف کردی جاتی ہے یعنی ان کی نون مشدد کو ساکن کردیا جاتا ہے۔

(۱) اِنَّ کی اگر تخفیف کردی جائے تو اس کے اسم پر نصب دیا جانا (اصطلاح میں اِعْمال) اور رفع دیا جانا (اصطلاح میں اہمال) دونوں جائز ہے البتہ زیادہ تر رفع ہی دیا جاتا ہے جیسے اِنْ مَحْمُوداً عالمٌ، اِنْ مَحْمُودٌ لعالمٌ، البتہ جب اسم مرفوع ہوگا تو خبر پر اثبات اور نفی میں فرق کرنے کے لیے "لام" بڑھانا ضروری ہے جیسے اِنْ ہٰذانِ لَساحِرانِ۔

(۲) اِنْ مخففہ کے بعد اسم اور فعل دونوں آسکتے ہیں البتہ اگر فعل لایا جائے تو عام طور سے نواسخ جملہ لاتے ہیں یعنی کَانَ اور اس کے بھائی بند، اسی طرح کَادَ اور اس کے بھائی بند، ظَنَّ اور اس کے بھائی بند کو لاتے ہیں جیسے اِنْ کَانَتْ لَکَبِیرَۃً اِلَّا عَلَی الَّذِینَ ہَدَی اللہُ (البقرہ ۱۴۳) (بے شک یہ بات بھاری ہے مگر ان لوگوں پر جن کو اللہ ہدایت نصیب کرے)۔ اِن کِدْتَ لَتُرْدِینِ (صافات ۶) (تم تو مجھے تباہ کردینے والے ہی تھے) اِنْ وَجَدْنَا اَکْثَرَہُمْ لَفَاسِقِینَ (الاعراف ۱۰۲) (ان میں سے اکثر

بدعہدی نکلے) وانْ نَظُنُکَ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ (الشعراء ۸۶) (اور ہم تو تم کو بالکل جھوٹوں میں سے خیال کرتے ہیں)

(۳) اَنَّ اور کَاَنَّ کی تخفیف کے بعد بھی ان کا اسم وخبر آتا ہے البتہ ان کا اسم ضمیر شان محذوف ہوتا ہے جیسے وآخرُ دَعْوَاھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، (سورہ یونس آیت ۱۰) اور ان کی آخری پکار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (شکر ہے اللہ رب العالمین کے لیے) ہوگی، فَجَعَلْنَاھَا حَصِیْداً کَاَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ (یونس آیت ۲۴) (اور ہم نے اِس طرح اس کا ستھراؤ کردیا کہ گویا کل کچھ تھا ہی نہیں)

(۴) لٰکِنَّ کی اگر تخفیف کردی جائے تو اس کا اسم منصوب نہیں ہوگا بلکہ مرفوع رہے گا جیسے عَلِیٌّ عَالِمٌ لٰکِنْ اَخُوہُ جَاھِلٌ، اَلْاَصْدِقَاءُ کَثِیْرُوْنَ لٰکِنِ الْاَوْفِیَاءُ قَلِیْلُوْنَ۔

(۵) کبھی حرف مشابہ بالفعل کے ساتھ "مَا" جڑ جاتا ہے تو اس کے بعد فعل اور اسم دونوں آسکتے ہیں، اگر اسم آئے گا تو اسم منصوب نہیں بلکہ مرفوع ہوگا اور "مَا" کو کافہ عن العمل کہا جاتا ہے جیسے یُوْحیٰ اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (فصلت ۶) (میرے پاس وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے) لَوْ اَنَّمَا اَسْعٰی لِاَدْنیٰ مَعِیْشَۃٍ کَفَانِیْ، کَاَنَّمَا الْعِلْمُ نُوْرٌ، کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ (الانفال ۶) (گویا کہ موت کی طرف ہانکے جارہے ہیں) لٰکِنَّمَا اَسْعیٰ لِمَجْدٍ مُؤَثَّلٍ۔

(۶) البتہ اگر "لَیْتَ" کے ساتھ "مَا" بڑھ جائے تو اس کا اسم مرفوع اور منصوب دونوں آسکتا ہے اور اس کے بعد فعل نہیں آسکتا جیسے اَلَا لَیْتَمَا ھٰذَا الْحَمَامُ لَنَا۔

خبر افعال کون وماولا

کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَضْحیٰ ظَلَّ، اَمْسیٰ وبَاتَ نیز دگر مثلُ مَاانْفَکَّ، مَابَرِحَ، مَازَالَ مَافَتِیَٔ، لَیْسَ، مَا ولَا کی خبر ہوگی منصوب کیوں کہ یہ اخبار ہیں مفاعیل پیش اہل نظر مثلاً کَانَ خَالِدٌ فَھِماً یا کہ صَارَ السَّعِیْدُ مِثْلَ عُمَر

بعض افعال اپنے فاعل سے مل کر کلام تام بن جاتے ہیں، انھیں فعل تام کہا جاتا ہے جیسے ذَھَبَ، نَصَرَ، مَدَحَ، کَتَبَ وغیرہ۔ اور بعض افعال کے لیے ایک مرفوع اور ایک منصوب اسم ضروری ہے، انھیں مرفوع اور منصوب سے مل کر کلام تام بنتا ہے، ایسے افعال کو افعال ناقصہ کہا جاتا ہے۔

یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو خبر کہا جاتا ہے۔ مبتدا پر رفع کا اعراب اور خبر پر نصب کا اعراب آتا ہے جیسے کَانَ اَسَدٌ نَائِماً، صَارَ السَّعِیْدُ مِثْلَ عُمَر، ظَلْتَ عَلَیْہِ عَاکِفاً، یَصِیْرُ الشَّابُّ شَیْخاً۔

افعال ناقصہ

(۱) افعال ناقصہ درج ذیل ہیں۔ کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، ظَلَّ، اَمْسیٰ، بَاتَ، مَادَامَ، لَیْسَ۔

(۲) کَانَ کا ماضی، مضارع اور امر تینوں آتا ہے، کَانَ، یَکُوْنُ، کُنْ از باب نصر (اجوف) جیسے کَانَ اللّٰہُ غَفُوْراً رَّحِیْماً۔ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُواً اَحَدٌ (اور نہ کوئی اس کا

کفو ہے)(سورہ اخلاص)قُل کُونُوا حِجارۃً اَوْحدیداً (الاسراء آیت ۵۰)(کہہ دو پتھر یالوہا بن جاؤ)۔

(۳) صَارَ: کے معنٰی ہیں ایک حال سے دوسرے حال میں پلٹ جانا۔ اس کی تینوں شکلیں مستعمل ہیں۔ صَارَ، یَصِیرُ صِرْ (از باب ضرب اجوف) جیسے صَارَ السَّعِیْدُ مِثْلَ عمر (سعید عمر کے مانند ہوگیا) یَصِیرِ الشَّابُّ شیخاً (جوان بوڑھا ہوجاتا ہے)

(۴) اَصْبَحَ، اَضْحٰی، ظَلَّ، اَمْسٰی، بَاتَ یہ مضامین جملہ کو بالترتیب، صبح، چاشت، دن، شام اور رات کے اوقات سے مقید کرنے کے لیے آتے ہیں نیز ان کا استعمال صَارَ کے معنی میں بھی ہوتا ہے، ماضی، مضارع، امر، تینوں شکلیں استعمال ہوتی ہیں جیسے اَصْبَحَ، البردُ شدیداً (صبح کے وقت ٹھنڈک سخت ہوگئی) یُضْحِی الشَّارِع مُزْدَحِماً (سڑک چاشت کے وقت بھیڑ والی ہوجاتی ہے) ظَلَّ وَجْھُهٗ مُسْوَدًّا (اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا) اَمْسیٰ الزھرُ ذابلاً (پھول شام کے وقت مرجھا گیا) بَاتَ الْمَرِیْضُ سَاھِرًا (مریض نے رات جاگ کر گزاری)

(۵) (مَادَامَ) یہ بھی فعل ناقص ہے، صرف ماضی استعمال ہوتا ہے، دَامَ سے پہلے مَا مصدریہ ظرفیہ کا ہونا ضروری ہے جیسے اَوْصَانِی بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکَاۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (اس نے مجھے نماز اور زکوۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں) کُلْ مَادُمْتَ جَائِعاً (کھاؤ جب تک بھوک لگی رہے)

(۶) لَیْسَ: اس کی صرف ایک شکل ماضی مستعمل ہے اور وہ بھی عام قاعدہ سے ہٹ کر، (اجوف یائی ہے لیکن اس کی گردان اجوف یائی سے الگ آتی ہے) زمانہ حال میں

خبر کی نفی کے لیے آتا ہے جیسے لَیْسُوْا خَائِنِیْنَ (وہ خائن نہیں ہیں) لَیْسَ کی خبر پر حرف جر (باء) عموماً تاکید کے لیے بڑھ جاتا ہے جیسے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے)

لَیْسَ کی طرح "مَا اور لَا" دو حرف نفی آتے ہیں، ان کو مَا و لَا مشابہ بہ لَیْسَ کہا جاتا ہے، لَیْسَ کی طرح دونوں کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے اور کبھی "مَا" کی خبر پر "باء" تاکید کے خیال سے بڑھا دیتے ہیں جیسے مَا الْعَامِلُ نشیطاً اَو بنشیطٍ (مزدور چست نہیں ہے) مَا الطَّالِبَانِ مُجْتَھِدَیْنِ اَوْ بِمُجْتَھِدَیْنِ (دونوں طالب علم محنتی نہیں ہیں)

"لَا" کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں اور اس کی خبر پر (باء) نہیں بڑھتا جیسے لَا عَاقِلٌ کَسُولاً (کوئی عقلمند کاہل نہیں ہے) لَا عَاقِلَانِ مُتَشَاتِمَیْنِ (کوئی دو عاقل باہم گالی گلوچ کرنے والے نہیں ہیں)

بعض اور افعال جملہ اسمیہ کے پہلے آتے ہیں وہ بھی افعال ناقصہ ہی ہیں البتہ ان کو دوسرے ناموں سے بھی یاد کیا جاتا ہے ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) افعال استمرار (۲) افعال مقاربہ (۳) افعال رجاء (۴) افعال قلوب (۵) افعال شروع

افعال استمرار

یہ چار افعال ہیں ان کا صرف ماضی اور مضارع استعمال ہوتا ہے اور ان کے پہلے نفی یا نہی کا ہونا ضروری ہے۔ مَاانْفَکَّ لَا یَنْفَکُّ (۲) مَا زَالَ لَا یَزَالُ (۳) مَا بَرِحَ لَا یَبْرَحُ (۴) مَا فَتِیَ لَا یَفْتَأُ

یہ جملہ اسمیہ کے پہلے آتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو خبر کہا جاتا ہے۔ مبتدا پر

رفع کا اعراب اور خبر پر نصب کا اعراب آتا ہے، خبر کے برابر ہوتے رہنے کے معنی دیتا ہے مثلاً ما انفکَّ السَّفَرُ مُفِيداً (سفر ہمیشہ مفید رہا) لَا يَفْتَأُ الكَاذِبُ خَائِفاً (جھوٹا ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے) لَا تَزَلْ ذَاكِرَ الْمَوْتِ (موت کو برابر یاد رکھو) فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِي اَبِي (میں ہرگز زمین نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیدیں) معنوی مناسبت سے انھیں افعال استمرار کہا جاتا ہے۔

افعال رجاء

عَسٰى، حَرٰى، اخلَولَقَ یہ تینوں افعال خبر کے وقوع کے امکان یا توقع کو بتانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اسی مناسبت سے انھیں افعال رجاء کہا جاتا ہے، ان کا صرف فعل ماضی آتا ہے اور ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے جس پر (اَنْ) داخل ہو جیسے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ (امید ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح سے نوازے)، حَرَى الْغَمَامُ اَنْ يَّنْقَشِعَ (توقع ہے کہ بادل چھٹ جائے) اِخْلَوْلَقَ الْهَوَاءُ اَنْ يَّعْتَدِلَ (ہوا کے معتدل ہونے کی توقع ہے) اخْلَوْلَقَ الْمُذْنِبُ اَنْ يَّتُوْبَ (مجرم کے توبہ کرنے کی امید ہے)

عَسٰى بطور فعل تام بھی استعمال ہوتا ہے، اس وقت اس کا فاعل "اَنْ" اور فعل مضارع ہوگا جیسے عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئاً وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو)

افعال مقاربہ

كَادَ، كَرَبَ، اَوْشَكَ، خبر کے وقوع کے قرب کو بتانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اسی مناسبت سے انھیں افعال مقاربہ کہا جاتا ہے۔ كَادَ اور اَوْشَكَ کا ماضی اور مضارع دونوں اور كَرَبَ صرف ماضی مستعمل ہے، ان کی خبر جملہ فعلیہ اور فعل مضارع

ہوتی ہے۔ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ (الاعراف آیت ۱۵۰) (قوم کے لوگوں نے مجھے دبالیا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کردیتے) يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (البقرہ آیت ۲۰) (بجلی کی چمک ان کی آنکھوں کو خیرہ کئے دے رہی ہو) اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا (سورۃ النور آیت ۴۰) اپنا ہاتھ بھی نکالے تو اس کو بھی نہ دیکھ پائے) يُوْشِكُ الْمَرِيْضُ اَنْ يَّبْرَءَ (مریض شفا پانے کے قریب ہے) يُوْشِكُ الطِّفْلُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ (بچہ قریب ہے کہ بات کرے) كَرَبَ الشِّتَاءُ يَنْقَضِيْ (جاڑا ختم ہونے کے قریب ہے)

افعال قلوب

ظَنَّ، خَالَ، حَسِبَ، زَعَمَ، حَجَا، رَاٰى، عَلِمَ، وَجَدَ، اَلْفٰى، دَرٰى، تَعَلَّمْ، هَبْ.

چونکہ ان کے معنی علم، شک اور ظن کے ہیں اور ان کی وابستگی اور تعلق قلب سے ہے اور ان کا صدور قلب ہی سے ہوتا ہے، دوسرے اعضاء و جوارح سے نہیں ہوتا، اسی نسبت سے یہ افعال قلوب کہلاتے ہیں۔ جیسے وَجَدْتُ الصَّلَاحَ سِرَّ النَّجَاحِ (میں نے صلاح کو کامیابی کا راز پایا) اَلْفَيْتُ الْاِجْتِهَادَ وَسِيْلَةً لِّلْفَلَاحِ (میں نے کوشش کو کامیابی کا ذریعہ پایا) ظَنَنْتُ الْفَرَجَ قَرِيْباً (میں نے کشادگی کو قریب سمجھا) حَسِبْتُ الْمَالَ نَافِعاً (میں نے مال کو نفع بخش پایا) خِلْتُ الْكِتَابَ رَفِيْقاً (میں نے کتاب کو رفیق پایا) عَلِمْتُ الصِّدْقَ مُنْجِياً (میں نے سچائی کو نجات دہندہ بالیقین پایا) رَاَيْتُ تَقَدُّمَ الْمَرْءِ مَوْقُوْفاً عَلٰى حُسْنِ اَخْلَاقِهٖ (میں نے آدمی کی ترقی کو اخلاق کی بہتری پر موقوف پایا)

اسی طرح کے کچھ دوسرے افعال ہیں جنھیں افعال تصییر اور افعال تحویل کہا جاتا ہے اور وہ افعال جعلَ رَدَّ، ترَکَ، اِتَّخذَ، تخِذَ، صَیَّرَ، وَھَبَ ہیں، ان کا ماضی، مضارع اور امر تینوں مستعمل ہیں البتہ وَھَبَ کا صرف ماضی مستعمل ہے جیسے فَجَعَلْنَاہُ ھَبَاءً منثوراً (الفرقان آیت ۲۳) (پس اس کو پراگندہ غبار بنا دیں گے) فَرَدَّ شُعُورَھُنَّ السُّوْدَ بِیضاً (پس ان کے سیاہ بالوں کو سپید کردیا) وَتَرَکْنَا بَعْضَھُمْ یَوْمَئِذٍ یَمُوجُ فِی بَعْضٍ (الکہف آیت ۹۹) (اور اس دن ہم چھوڑ دیں گے وہ ایک دوسرے سے موجوں کی طرح ٹکرائیں گے) اِتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلاً (اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنالیا) تَخِذْتُ سَعْداً صَدِیْقاً (میں نے سعد کو دوست بنا لیا) قُوَّۃُ الْحَرارَۃِ تُصَیِّرُ الْمَاءَ بُخاراً (حرارت کی قوت پانی کو بھاپ بنا دیتی ہے) وَھَبَنِی اللّٰہُ فِدَاءَکَ (اللہ نے مجھ کو تم پر فدا کردیا) چونکہ یہ افعال مفعول اول کو مفعول ثانی کی شکل میں تبدیل کرتے ہیں اسی مناسبت سے افعال تصییر اور افعال تحویل کہلاتے ہیں۔

افعال شروع

طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ، شَرَعَ، اَنْشَأَ، عَلِقَ، قَامَ، اَقْبَلَ، ھَبَّ۔

یہ افعال کام کے شروع ہونے کو بتاتے ہیں، اسی بنیاد پر انھیں افعال شروع کہا جاتا ہے، صرف فعل ماضی اس مفہوم میں مستعمل ہے۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو خبر کہا جاتا ہے اور خبر جملہ فعلیہ اور فعل مضارع اصلی ہوگی مثلاً جَعَلَ الطِّفْلُ یَتَکَلَّمُ (بچہ بات کرنے لگا) اَخَذَتِ الْاَزْھَارُ تَتَفَتَّحُ (کلیاں کھلنے لگیں) شَرَعَ الطِّفْلُ یَبْکِی (بچہ رونے لگا) وَطَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ (الاعراف آیت ۲۲) (اور وہ اپنے کو باغ کے پتوں سے ڈھانکنے لگے)

منادیٰ، متعجب منہ، مستغاث، مندوب

ہو منادی مضاف یا نکرہ نصب دو جیسے یا اَبَا جعفر
ورنہ مبنی ہے برعلامت رفع جیسے یا زَیْدُ، اَیُّھَا العسکر
پر علم متصف بابن مضاف بعلم یا مضاف بعد الکر
یعنی یا سَعْدَ سَعْدَ الْاَوْسِ کے مثل اور یوں ہی یا مساوِرُ بنَ حجر
مثل یا زَیْدُ گرچہ ہیں مبنی لیکن ان میں روا ہے نیز زبر
لَ عجب یا کہ استغاثہ کی ہو منادی یہ تو ضرور ہے جر
جیسے یا لَلرَّشِیدِ یا لَلْمَاءِ یا لَاَصْحَابِنَا ویالَلْبشر
یا غُلامی کے مثل میں ہے روا یا غلاما و یا غلام دگر
واسعیدُ و واسعیدا نیز واسعیداہ ندبہ کے ہیں صور
ہاء ندبہ کو لاؤ آخر میں کیوں کہ ہے وقف ناگزیر اس پر
جیسے وا مُطْعِمَ المساکیناہ نہ کہ وا عمتاہ اُمِّ زُفَر

منادیٰ: ایسا اسم ہے جس کے مُسمّی کو پکارا جائے اور پکار کر جو بات کہی جائے اسے جواب ندا کہا جاتا ہے جیسے یا خالدُ، یا عَبْدَ اللّٰہِ اور جن حرفوں کے ذریعہ پکارا جائے انھیں حروف ندا کہا جاتا ہے، حروف ندا پانچ ہیں (۱) یا (۲) اَیَا (۳) ھَیَا (۴) اَیْ (۵) اَ

اعراب منادیٰ

ہو منادی مضاف یا نکرہ نصب دو جیسے یَا اَبَاجَعْفَر

(۱) منادیٰ مضاف ہو تو منصوب ہوگا جیسے یا عبد اللہ، یَا اَبَا جَعْفَر، یا مُجِیبَ الدُّعَاءِ، یَا نَاصِرَ مَنْ لَا نَاصِرَ لَہٗ۔

(۲) منادیٰ شبہ مضاف (یعنی ہر وہ اسم جس کے معنی بغیر کسی دوسرے سے ملے پورے نہ ہوں) ہو تو منصوب ہوگا جیسے: یا حسناً خُلُقُہٗ، یَا رَاغِباً فِی الْعِلْمِ، یَا سَاعِیاً فِی الْخَیْرِ، یَا حَافِظاً لِلْقُرْآنِ۔

(۳) منادیٰ نکرۂ غیر مقصودہ (یعنی جس سے کوئی متعین مراد نہ ہو) ہو تو منصوب ہوگا جیسے یا رجلاً خُذْ بِیَدِی، یَا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُوْرَ۔

ورنہ مبنی ہے برعلامت رفع جیسے یَازَیْدُ، اَیُّهَا الْعَسْکَرُ

(۱) منادیٰ علم مفرد ہو یا نکرہ مقصودہ (یعنی ایسا نکرہ جس سے کوئی متعین مراد ہو) ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا جیسے یا زَیْدُ، یا استاذُ، یا فتیانِ، یا منصفونَ۔

(۲) جب معرف باللام کو منادیٰ بنانا مقصود ہو تو اس سے پہلے مذکر کے لیے اَیُّهَا اور مونث کے لیے اَیَّتُهَا یا اسم اشارہ بڑھا دیا جاتا ہے اور اَیٌّ وَ اَیَّةٌ علامت رفع پر مبنی ہوتے ہیں اور انھیں اور اسم اشارہ کو منادیٰ مبہم کہا جاتا ہے جیسے یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ، یَااَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللہَ (المائدہ آیت ۳۵) (اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے) یَااَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ، یَا هٰذَا الْاِنْسَانُ، یَاهَاتِهِ النَّفْسُ۔ اور کبھی کبھی منادیٰ مبہم سے پہلے حرف ندا حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے اَیُّهَا النَّاسُ، اَیَّتُهَا الْمَرْءَۃُ۔

البتہ اگر لفظ "اللّٰہُ" کو منادیٰ بنانا ہو تو اس سے پہلے اَیُّهَا یا اسم اشارہ کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا جیسے یَااَللّٰہُ، اور اکثر اس کے ساتھ حرف ندا کو حذف کر کے اس کے آخر میں (میم مشدد) بڑھا دی جاتی ہے جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ۔

پر علم متصف بابن مضاف بعلم یا مضاف بَعْدَ الْکَرّ

(۱) اگر منادیٰ علم ہو اور اس کی صفت "اِبْنٌ یا اِبْنَۃٌ" ہو اور اِبْنٌ وابنۃٌ دوسرے علم کی جانب مضاف ہوں تو منادیٰ پر رفع یا نصب کا خفیف اعراب دیا جا سکتا ہے اور "اِبْنٌ وابْنَۃٌ" منصوب خفیف ہوں گے جیسے یَا عَامِرُ بْنَ عُمَرَ، یَا مُسَاوِرُ بْنَ حَجَرٍ، یَاهِنْدُ ابْنَۃَ عَاصِمٍ، نیز ابنٌ و ابنۃٌ کا ہمزہ وصل نہ لکھا جائے گا۔

(۲) اور اگر منادیٰ مکرر ہو اور پہلی بار مفرد ہو اور دوسری بار مضاف ہو تو منادیٰ اول پر رفع ونصب خفیف دونوں دیا جا سکتا ہے اور منادیٰ ثانی پر نصب کا اعراب آئے گا جیسے یا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْسِ، یَازَیْدُ زَیْدَ الْیَعْمَلَاتِ الذُّبَّلِ۔

متعجب منہ

لَ عجب یا کہ استغاثہ کی ہو منادیٰ یہ تو ضرور ہے جر

جیسے یا لَلرَّشِیدِ یَا لَلْمَاءِ یا لَاَصْحَابِنَا ویَا لَلشَّرِّ

متعجب منہ: کبھی کسی چیز کی زیادتی یا شدت پر تعجب کا اظہار مقصود ہوتا ہے تو اسے بطور ندا، لایا جاتا ہے اور اسے بجائے منادیٰ کے متعجب منہ کہا جاتا ہے اور اس کے استعمال کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) منادیٰ کا معاملہ کیا جائے یعنی منادیٰ کا اعراب دیا جائے جیسے یا ماءُ، یَا حَرُّ یَا شَرُّ، یَاجَمَالَ التَّاجِ، یَا حُسْنَ الشَّعْرِ۔

(۲) منادیٰ میں ایک الف بڑھا دی جائے مثلاً یا ماءَ ا، یَا حَرَّا، یَاطَرَبَا، یَاجَمَالَ التَّاجَا، یَاحُسْنَ الشَّعْرَا۔

(۳) منادی کو لام مفتوحہ کے ذریعہ جر دیا جائے مثلاً یَا لَلْمَاءِ، یَا لَلْحَرِّ، یَا لَلْبَرْدِ، یَالَلْجَمَالِ التَّاجِ، یَالَلْحُسْنِ الشَّعْرِ۔

استغاثہ

کسی شخص کو کسی دوسرے کی مدد کے لیے پکارنا تا کہ وہ اسے دکھ، تکلیف سے نجات دلادے یا پریشانی و تکلیف دور کرنے میں مدد کرے جیسے یَالَلْقَوْمِ لِلْمَظْلُوْمِ، اسے اصطلاح نحو میں **استغاثہ** کہا جاتا ہے۔

جس سے مدد طلب کی جائے اسے **مستغاث** اور جس کے لیے مدد مانگی جائے اسے **مستغاث لاجلہ** اور جس مصیبت یا پریشانی کو دور کرنے کے لیے مدد طلب کی جائے اسے **مستغاث منہ** کہا جاتا ہے۔

استغاثہ کے لیے حرف ندا صرف "یا" مستعمل ہے جیسے یَا لَلْکِرَامِ لِلْمُحْتَاجِیْنَ، اداۃ استغاثہ اور مستغاث کو حذف کرنا درست نہیں ہے البتہ مستغاث لَہٗ کو حذف کیا جا سکتا ہے جیسے یَا لَلّٰہِ۔

مستغاث کو لانے کی تین شکلیں ہیں:

(۱) مستغاث کو بشکل منادیٰ لایا جائے جیسے یَا قَوْمُ لِلْمَظْلُوْمِ، یَا مُحَمَّدُ لِلْیَتَامٰی، یَا صَاحِبَ الْخَیْرِ لِلْبَائِسِیْنَ۔

(۲) مستغاث کے آخر میں الف بڑھا دی جائے جیسے یَا قَوْمَا لِلْمَظْلُوْمِ، یَا مُحَمَّدا لِلْیَتَامٰی۔

(۳) مستغاث پر لام جر مفتوحہ بڑھا دی جائے۔ اس شکل میں مستغاث مجرور ہوگا کیوں کہ لام استغاثہ حرف جر ہے جیسے یَا لَلرَّشِیْدِ یَا لَاَصْحَابِنَا، یَالَلْقَوْمِ مَنْ لِلْعُلَا وَالْمَسَاعِیْ۔

مستغاث پر بڑھنے والی لام مفتوح اور مستغاث لاجلہ پر بڑھنے والی لام مکسور ہوتی ہے جیسے یَا لَلْاَطِبَّاءِ لِلْمَرْضٰی، یَا لَرِجَالِ الْمَالِ لِلْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ۔

مستغاث منہ "مِنْ" حرف جار کے ذریعے مجرور ہوتا ہے جیسے یَا لَرِجَالِ التَّنْظِیْمِ مِنْ کَثْرَۃِ الْاَوْحَالِ۔

منادیٰ مضاف الی یاءالمتکلم

یا غلامی کے شکل میں ہے روا یا غلاما ویا غلام ودگر

یائے متکلم کی جانب مضاف منادی صحیح الآخر اسم ہو تو اس کے استعمال کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) یائے متکلم حذف کردی جائے اور منادی کے آخری حرف کو کسرہ دے دیا جائے۔ یہی عام استعمال ہے جیسے یَارَبِّ، یَاغُلَامِ۔

(۲) یائے متکلم کو باقی رکھ کر اس پر سکون یا فتحہ دیا جائے جیسے یَارَبِّیْ، یَا غُلَامِیَ۔

(۳) کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا جائے اور یاء کو الف کردیا جائے جیسے یَا رَبَّا، یَا غُلَامَا، یَا رَبَّا تَجَاوَزْ عَنِّیْ۔

(۴) الف کو حذف کردیا جائے اور فتحہ کو باقی رکھا جائے جیسے یَا رَبَّ، یَا غُلَامَ۔

مضاف اسم مقصور ہو تو یائے متکلم کو باقی رکھ کر اس پر فتحہ دیا جانا ضروری ہے جیسے یَا فَتَایَ، یَا مَوْلَایَ۔

منادیٰ اَبٌ یا اُمٌّ کا لفظ ہو اور یائے متکلم کی جانب مضاف ہو تو مزید تین صورتیں ہوں گی۔

(۱) یائے متکلم کو حذف کر کے "یا" کے عوض "تا" مکسورہ لادی جائے جیسے یَا

ابَتِ، یا اُمَّتِ۔

(۲) یائے متکلم کو حذف کر کے "تائے مفتوحہ" لا دی جائے جیسے یا ابَتَ، یا اُمّتَ۔

(۳) تائے مفتوحہ کے بعد ایک "الف" بڑھا دی جائے جیسے یا ابَتَا، یا اُمّتَا۔

منادی ابنٌ یا ابنۃٌ کا لفظ ہو اور ابنٌ، ابنۃٌ اُمٌّ یا عمٌّ کی جانب مضاف ہو اور اُمٌّ یا عمٌّ یائے متکلم کی جانب مضاف ہوں تو اس کی چار شکلیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) یائے متکلم ساکن اور ماقبل مکسور ہو جیسے یَابْنَ اُمّیْ، یابنۃَ عَمّیْ

(۲) یائے متکلم محذوف اور ماقبل مکسور باقی رہے جیسے یَابْنَ اُمِّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ (اے میرے ماں جائے نہ میری ڈاڑھی پکڑیے اور نہ میرا سر) (سورہ طٰہٰ آیت ۹۴)

(۳) یائے متکلم محذوف اور ماقبل مفتوح ہو مثلاً یا بنَ اُمَّ، یابنۃَ عَمَّ۔

(۴) یائے متکلم محذوف اور آخر میں الف بڑھا دی جائے جیسے یا بنۃَ عمّا لَا تلومِیْ۔

مندوب

واسعیدُ و واسعیدا نیز واسعیداہ ندبہ کے ہیں صور
ہاء ندبہ کو لاؤ آخر میں کیوں کہ ہے وقف ناگزیر اس پر
جیسے وَامُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاہ نہ کہ وَاعَمَّتَاہ اُمُّ زُفَر

ندبہ: کسی پر اظہار غم کرنا یا جس سے دکھ ہو اسے پکارنا ندبہ کہلاتا ہے۔ جیسے وَاسَیِّدَاہ، وَاکَبِدَاہ۔ جسے پکارا جائے اسے مندوب کہا جاتا ہے۔ ندبہ کے لیے حرف

"وَا" یا اشتباہ کا اندیشہ نہ ہو تو "یَا" استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہی ادوات حروف ندبہ کہلاتے ہیں۔ ندبہ میں مندوب اور حرف ندبہ دونوں حذف نہیں ہو سکتے۔

مندوب کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

(۱) منادی کی طرح استعمال ہو جیسے وَاحسینُ، وَاقتیلَ الدّارِ، وامُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنِ، وَاحرَّ قَلْبِی۔

(۲) آخر میں ایک الف بڑھا دی جائے جیسے وَاحُسَیْنَا، وَامُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَا، وَاکَبِدَا، وَا مَنْ حَفَرَ بِئْرَ زَمْزَمَا۔

(۳) آخر میں ایک الف اور ہائے سکتہ بڑھا دی جائے مثلاً وَاحُسَیْنَاہ، وامُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاہ، وَاکَبِدَاہ۔

مندوب اسم معرفہ یا مرکب اضافی یا ایسا موصول ہو سکتا ہے جو اپنے صلہ کے ساتھ مشہور ہو جیسے وَاحُسَیْنُ، وَارَشِیْدُ وَاقَتِیْلَ الدّارِ، وَامُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنِ، وَا مَنْ حَفَرَ بِئْرَ زَمْزَمَ، وَا مَنْ بَنَی مِصْرَ۔

نکرہ اسم مندوب نہیں ہو سکتا، اور ہائے ندبہ ہمیشہ آخر میں آتی ہے، درمیان میں نہیں لائی جا سکتی، اس لیے کہ اس پر وقف ضروری ہے۔ اس لیے وَاعَمَّتَاہ اُمُّ زُفَر نہیں کہا جا سکتا کیوں کہ عَمَّۃ اُمِّ زُفَر کی جانب مضاف ہے اور مضاف، مضاف الیہ کے درمیان ہائے ندبہ لانا درست نہیں ہے۔

توابع منادی

جب منادی ہو مورد اعراب ہوگا تابع بھی اس کی صورت پر
پر منادی ہو جب کہ خود مبنی اس کے تابع کے مختلف ہیں صور

عطف بے ال بدل ہو یا ہو مضاف　　یہ اضافت ہو معنویہ مگر

مستقل کا سا ان سے ہوگا سلوک　　جیسے یا زیدُ بشرُ و ابنَ عمر

ماسوا میں ہے نصب ورفع روا

جیسے یا خالدُ الشدیدُ الکر

اعراب توابع منادی

ا۔ جب منادی معرب (مرکب اضافی) ہو اور اس کے توابع بھی مرکب اضافی ہوں اور اضافت معنوی ہو تو صفت، معطوف، تاکید معنوی اور مفرد معطوف باللام منصوب ہوں گے جیسے یَا اَبَابَکْرٍ صَاحِبَنَا۔ یَا ابابکرٍ و ابَا الحسینِ، یَا عَبْدَ اللهِ نَفْسَهُ، یَاابَا خَالِدٍ وَّالضَّیْفَ۔

(۲) منادی معرب (مرکب اضافی) اور اس کے توابع مفرد ہوں تو بدل اور ایسا معطوف جس پر "ال" نہ داخل ہو یعنی معطوف بغیر اللام مبنی علی الضم ہوں گے جیسے یا ابا سلیم یُوسفُ، یَا ابا الحسنِ عَلِیُّ، یَا عَبدَ اللهِ وخَالِدُ

(۳) منادی مبنی ہو اور اس کے توابع مفرد ہوں تو صفت، تاکید معنوی، بیان اور ایسا معطوف جس پر "اَلْ" داخل ہو (معطوف باللام) مرفوع اور منصوب دونوں ہوسکتے ہیں جیسے یا زیدُ الطویلُ الطویلَ، یاتَمیمُ اجمعونَ اجمعین، یَا غُلَا مُ بِشْرٌ بشراً، یَا عَمْرُو والحارثُ والْحَارِثَ۔ قرآن مجید میں وارد ہے یا جِبَالُ اَوِّبِی مَعَهُ وَالطَّیْرَ (سورۃ سبا آیت ۱۰) اور پہاڑو! تم بھی اس کے ساتھ تسبیح میں شرکت کرو اور یہی حکم ہم نے پرندوں کو بھی دیا۔

(۴) اور بدل و معطوف بغیر اللام مفرد ہوں تو منادی کی طرح علامت رفع پر مبنی

ہوں گے جیسے یازیدُ خالدُ، یا زیدُ و عمرُ۔

(۵) منادی مبنی ہو اور اس کی صفت، تاکید معنوی مرکب اضافی ہو تو منصوب ہوگی جیسے یا زیدُ ذاالجُمَّةِ، یازَیْدُ اَخاوَرْقَاء، یا تَمِیمُ کُلَّهُمْ او کُلَّکُمْ۔

(۶) منادی مبنی کی صفت مرکب اضافی ہو اور اضافت لفظی ہو تو اس پر رفع اور نصب دونوں آسکتا ہے جیسے یا خالدُ الشدیدُ الکرّ، یاعَلِیُّ الکریمُ الاخلاق۔

مستثنیٰ

از قبیل بدل ہے مستثنیٰ　　چند شکلیں ہیں خارج اس سے مگر
قول مثبت سے گر ہو مستثنیٰ　　یامقدم ہو یا ہو غیر اگر
نصب واجب ہے لیک مستثنیٰ　　منہ کا ذکر آئے اس پر
قول منفی ہو تو روا ہے نصب　　بدلیت اگر چہ ہے بہتر
جیسے مافی جوارنا اِلَّا　　حامدٌ والسعیدُ وابنُ عُمر
یا کہ الجندُ ذاھب اِلَّا　　خَالداً وَّامرئیِ مِن عسکر
یا کہ مافی رجالکم اِلَّا　　جَنْدلاً ذو شجاعةٍ وَّ غِیَر
یا کہ لاعیبَ فی اَخی اِلَّا　　طَلَبَاً لِّلعُلیٰ وَطُولَ سَهَر
یا کہ لا عَیْبَ فِیْهِم اِلَّا　　نَوْمَهُمْ فِی الشِّتَاءِ بَعْدَ سَحَر

غیر ہوگا بحال مستثنیٰ

جیسے هُم ذَاهِبُونَ غَیْرَ عُمَر

استثناء

استثناء کے لغوی معنی الگ کرنا اور جدا کرنا ہے اور اصطلاح نحو میں کسی اداۃ استثناء

کے ذریعہ حکم میں اپنے ماقبل کے مخالف بنانا ہوتا ہے، اس کے تین ضروری اجزاء ہیں (۱) مستثنیٰ (۲) مستثنیٰ منہ (۳) اداۃ استثناء۔

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جو اپنے ماقبل کے حکم میں مخالف ہو اور جس کے حکم میں مخالف ہو اسے مستثنیٰ منہ کہا جاتا ہے۔ اور جس ذریعہ سے الگ کیا جاتا ہے اسے اداۃ استثناء کہا جاتا ہے جیسے لِکُلِّ داءٍ دَواءٌ الّا الموتَ، تَصدءُ کُلُّ المَعادِنِ الّا الذَّهبَ وَالفِضّةَ، اَلقومُ حاضِرُون اِلّا خالِداً، اَلجُندُ ذَاهِبٌ اِلّا زَیْداً۔

اعرابِ مستثنیٰ

از قبیلِ بدل ہے مستثنیٰ چند شکلیں ہیں خارج اس سے مگر

(۱) کلام منفی ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ پر وہی اعراب آئے گا جو نفی اور استثناء سے پہلے تھا جیسے مافی جوارِنا اِلّا حامدٌ والسعیدُ وابنُ عُمرَ، مَانَجحَ اِلّا اَخُوکَ، لا اَحتَرِمُ اِلّا الکِبارَ، مَا امر الّا شجرانِ، مَا عَادَ مِنْ سَفَرِہٖ اِلّا اَخُوکَ۔

قول مثبت ہے گر ہو مستثنیٰ یا مقدم ہو یا ہو غیر اگر
نصب واجب ہے لیک مستثنیٰ منہ کا ذکر آئے اس پر

(۲) کلام مثبت ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ومقدم ہو تو مستثنیٰ پر نصب کا اعراب دیا جانا ضروری ہے جیسے الجند ذاهبٌ اِلّا خالِداً وامْرَئینِ مِنْ عَسْکرٍ، اثمرتِ الاشجارُ الا شجرَتَینِ۔

(۳) کلام مثبت ہو خواہ منفی اور مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے پہلے آجائے تو مستثنیٰ کا منصوب ہونا ضروری ہے جیسے مافی رِجالکم اِلّا جندلاً ذو شجاعةٍ و غیرٍ، مَالِیَ اِلّا آلَ

احمد شیعَةً، مَالِیَ اِلّا مَذْهَبَ الْحَقِّ مَذْهَبٌ۔

(۴) کلام منقطع یعنی مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوگا جیسے لا عَیْبَ فِی اَخِی اِلّا طَلَباً لِلعُلیٰ وَطُولَ سَهرٍ، اِحتَرَقَتِ الدارُ اِلّا الکُتُبَ۔

قول منفی ہو تو روا ہے نصب بدلیت اگر چہ ہے بہتر

(۵) کلام منفی ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو مستثنیٰ پر نصب کا اعراب دینا جائز اور مستثنیٰ منہ کا اعراب دینا بہتر ہے جیسے لا عیبَ فیهم اِلّا نَوْمَهُمْ فِی الشِّتاءِ بَعْدَ سَحَرٍ۔

غیر ہوگا بحال مستثنیٰ جیسے هُم ذاهِبُونَ غیر عُمر

(۶) اگر غیر کے ذریعہ استثناء کیا جائے تو مستثنیٰ کا اعراب غَیْر پر آئے گا اور مستثنیٰ "غیر" کا مضاف الیہ ہو کر مجرور ہوگا جیسے هُمْ ذَاهِبُونَ غَیْرَ عُمَرَ، لِکُلِّ داءٍ دَواءٌ غَیْرَ الْمَوتِ، لاتُصاحِبْ غَیْرَ الاَخْیارِ، لاتتصدَّقُوا علیٰ غَیْرِ الْفُقَراءِ۔

(۷) سِوَیٰ کے ذریعہ استثناء کیا جائے تو مستثنیٰ مضاف الیہ ہو کر مجرور ہوگا اور سِوَیٰ ظرف ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا۔

(۸) عَدا اور خَلا کے ذریعہ اگر استثناء کیا جائے تو مستثنیٰ مجرور اور منصوب دونوں ہوسکتا ہے جیسے جاء القوم عدا زیداً اور زیدٍ۔

(۹) مَاخَلاَ، مَاعَدا، لَیْسَ اور لاَ یَکُونُ کے ذریعہ اگر استثناء کیا جائے تو مستثنیٰ لازماً منصوب ہوگا جیسے اثمرت الاشجارُ مَا خَلاَ شجراً، مَاعدَا شجراً، لیسَ شجراً، لایکُون شجراً۔

مستثنیٰ بعد لائے نفی عموم

مستثنیٰ بعد لائے نفی عموم نکرہ متصل ہو مفرد اگر

ہوگا مبنی وہ برعلامت نصب برمثال ثمانیۃ عشر
مثلاً لا غلامَ لِلھَادِیْ یا کہ لاجاریاتِ لابن عُمَر
یا کہ لا شَاھِدَیْنِ للدَّعْوٰی یا کہ لا ناصِرِیْنَ لِلْمُضْطَرّ
غیر مفرد کو نصب دو لیکن منفصل یا کہ معرفہ ہو اگر
رفع دو اور رفع میں ہے ضرور دوسرا مستند بہ لائے وگر
جیسے لا ناصراً لہٗ عِندِی یا کہ لاطالباً ھُدیً مغتر
یا کہ لا لِی اَبٌ وَ لا اُمٌّ
یا کہ لا ھَاشِمٌ وَلاجعفر

جملہ اسمیہ کے پہلے ایک "لا" بڑھاتے ہیں، جس سے ایک فرد کی نفی نہیں بلکہ مبتدا کے پورے جنس کی نفی مقصود ہوتی ہے اس "لا" کو لائے نفی جنس یا لائے نفی عموم کہا جاتا ہے اور مبتدا کو "لا" کا اسم اور خبر کو خبر کہا جاتا ہے۔

اعراب اسم لائے نفی جنس

مستند بعد لائے نفی عموم نکرۂ متصل ہو مفرد اگر
ہوگا مبنی وہ برعلامت نصب بہ مثال ثمانیۃَ عَشر
مثلاً لا غلامَ لِلھَادِیْ یا کہ لاجاریاتِ لابن عُمَر
یا کہ لا شَاھِدَیْنِ لِلدَّعْوٰی یا کہ لَاناصِرِیْنَ لِلْمُضْطَرّ

(۱) لائے نفی جنس کا اسم اگر نکرہ، مفرد اور لا سے متصل ہو یعنی "لا" اور اس کے اسم کے درمیان کچھ نہ ہو تو علامت نصب پر مبنی ہوگا "ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ" کے مانند یعنی ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ کے دونوں جز (ثَمَانِیَۃُ اور عَشَرٌ) کے درمیان حرف عطف "واو" تھا،

واو حذف ہوگیا تو دونوں جز خفیف نصب کی علامت پر مبنی ہوگئے، اسی طرح "لا" اور اس کے اسم کے درمیان حرف جر (مِنْ) محذوف ہے، دراصل یہ ایک سوال "ھَلْ مِنْ رَجُلٍ فِی الدَّارِ" کا جواب "لَا مِنْ رَجُلٍ فِی الدَّارِ" ہے، "لا" اور "رَجُل" کے درمیان سے "مِنْ" حذف ہوگیا تو "رَجُلَ" مبنی ہوگیا۔

جیسے لَارَجُلَ فِی الدَّارِ، لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ، لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ، لَا سَیْفَ اَقْطَعُ مِنَ الْحَقِّ، لَا حِلْیَۃَ اَثْمَنُ مِنْ مَکَارِمِ الاَخلاقِ، لَا فَقْرَ اَضَرُّ مِنَ الْجَھْلِ، لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ، لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ۔

(۲) لَا کا مفرد اسم اگر واحد یا جمع مکسر ہے تو فتحہ پر مبنی اور اگر تثنی ہے تو علامت نصب "یْنِ" پر اور اگر جمع سالم مذکر ہو تو "یْنَ" اور اگر جمع سالم مؤنث ہو تو کسرہ پر مبنی ہوگا جیسے لَا غُلَامَ لِلھادی، لَا شَاھِدَیْنِ لِلدَّعْوٰی، لَا عَاقِلَیْنِ متشاتمان، لَا ضِدَّیْنِ مُجْتَمِعَانِ، لَاناصِرِیْنَ لِلْمُضْطَرِّ، لَاجَارِیَاتِ لابنِ عُمَرَ، لَامُجْتَھِدَاتِ مَذْمُوْمَاتٌ

غیر مفرد کو نصب دو لیکن منفصل یا کہ معرفہ ہو اگر
رفع دو اور رفع میں ہے ضرور دوسرا مستند بہ لائے وگر
جیسے لا ناصراً لہ عندی یا کہ لاطالباً ھُدیً مغتر
یا کہ لا لی اَبٌ و لا اُمٌّ یا کہ لا ھاشمٌ ولا جعفرٌ

(۳) لَا کا اسم مضاف یا شبہ مضاف ہو تو منصوب ہوگا جیسے لا شاھِدَ زُورٍ محبوبٌ، لا اخا جھلٍ مُکرمٌ، لَا نَاصراً لَہٗ عِندِی، لَاطالباً ھُدیً مُغْتَرٌّ، لا طالِعاً جَبَلاً حاضِرٌ، لَا شفیقاً بعبادِ اللہِ مذمُومٌ، لا ساعیاً فی الصلح مکروۃ

(۴) لَا کا اسم منفصل (لَا اور اس کے اسم کے درمیان فصل ہو) یا لَا کا اسم معرفہ ہو تو رفع دیا جانا اور لَا کا دوسرے اسم کے ساتھ دوبارہ لانا ضروری ہے جیسے لَا لی اَبٌ وَلَا اُمٌّ، لَا لی قَلَمٌ ولَا دَوَاۃٌ، لَاهَاشِمٌ ولَاجَعْفَرٌ۔

توابع مستند مبنی بعد لا

عطف مبنی پہ ہو بہ لا تو روا ہے بنا اور رفع دونوں پہ
جیسے لاناصرَ وَلَا اَخَ لی یا کہ لَاتُرْسَ لی وَلَا مِغْفَر
ہے بنا، رفع ونصب سب جائز متصل وصف منفرد ہو اگر
جیسے لَا مَاءَ عَذْبَ فِی بَحْرٍ یا کہ لَا مَاءَ بَارِدًا فِی الْبَرّ
منفصل وصف وعطف لا کے بغیر نصب یا رفع آئے گا اُن پہ
جیسے لَا مَرْءَ فِیهِم هرمًا یا کہ لا زَوجَ وابْنَةً لِزُفَر

اعراب توابع مستند مبنی بعد لا

لا نفی جنس کے نکرہ متصل اسم پر لا کے ذریعہ عطف کیا جائے تو اس کے اعراب کی پانچ صورتیں ہیں:

(۱) لا کے ہر دو اسم پر رفع کا اعراب دیا جائے جیسے لَا نَاصِرٌ ولا اَخٌ لی، لا تُرْسٌ لی ولامِغْفَرٌ، لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہ، لَابَیْعٌ فِیهِ وَلَا خُلَّةٌ۔

(۲) لا کے دونوں اسم علامت نصب پر مبنی ہوں گے جیسے لا نَاصِرَ ولا اَخَ لی، لَا تُرْسَ لی ولَا مِغْفَرَ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ۔

(۳) پہلے لا کا اسم مرفوع اور دوسرے لا کا اسم علامت نصب پر مبنی ہوگا جیسے لا

نَاصِرٌ وَّ لَا اَخَ لی، لَا تُرْسٌ وَّلَا مِغْفَرَ لی، لَا حَوْلٌ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ۔

(۴) پہلے لا کا اسم علامت نصب پر مبنی اور دوسرے لا کا اسم مرفوع ہوگا جیسے لَا نَاصِرَ وَلَا اَخٌ لی، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہ۔ لَاتُرْسَ لی ولَا مِغْفَرٌ

(۵) پہلے لا کا اسم علامت نصب پر مبنی اور دوسرے لا کا اسم منصوب ہوگا جیسے لَا نَاصِرَ ولا اَخًا لی، لَاحَوْلَ ولَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہ

ہے بنا، رفع ونصب سب جائز متصل وصف منفرد ہو اگر

(۶) لَا کے مبنی اسم کی صفت اگر متصل ہو (یعنی اسم اور صفت کے درمیان فصل نہ ہو) تو مرفوع، منصوب اور علامت نصب پر مبنی ہو سکتی ہے جیسے لَا مَاءَ عَذْبَ فِی بحرٍ اَوْ عَذْبٌ اَو عَذْبًا، لَا مَاءَ بَارِدَ، بارِدٌ او بارِدًا فِی الْبَر۔

منفصل وصف وعطف لا کے بغیر نصب یا رفع آئے گا اُن پہ

(۷) لَا کے مبنی اسم کی صفت منفصل ہو (فصل خواہ جار مجرور یا صفت کے ذریعہ ہو) یعنی دوسری اور تیسری صفت پر بھی رفع یا نصب کا اعراب آئے گا جیسے لا مَرءَ فیهم هَرِمٌ اَوهَرِمًا، لَا مَاءَ بَارِدَ عَذْبٌ اَوْعَذْبًا فِی بحرٍ۔

(۸) لَا کے مبنی اسم پر عطف کیا جائے اور حرف عطف "لا" نہ ہو تو معطوف مرفوع یا منصوب ہوگا جیسے لَا زَوْجَ وَابنَةٌ لِزُفَرَ اور ابنةً لِزُفَر

نصب بر حذف

نصب بر حذف ہیں امر ودعا وصف وتنبیہ وحصر بالمصدر
عطف صحبت، اجابت، استنکار شرط و توضیح جملہائے خبر
مثل صبراً علی الاذی صبراً یا کہ سقیاً لذلک المعشر

یا کہ ھُمْ رفقتی اُولی الابصار — والطریق الطریق یا اعور

انما ھؤلاء سیراً سیر — یا کہ ما انت وابا معمر

یا کہ لبیک ربِّ وسَعْدَیْک — یا الھواَ وانتَ نِضْوٌ کِبر

یا لکل علی السواء نصیب — فیہ اِنْ ذَا غنِیٌ وَاِنْ معتر

یا کہ اللہُ ربُّنا الرحمٰن — دعوۃَ الحق من لسانِ فِطرِ

اور بھی چند ہیں مصادر خاص — مثل سبحان رَبِّیَ الاَکبَر

یا الٰہی یہ تحفہ ہو مقبول — ہے دعائے فراغؔ مضطر

کچھ ایسے مواقع اور صورتیں ہیں جن میں فعل محذوف ہوتا ہے اور مصدر فعل کا قائم مقام ہوکر منصوب ہوتا ہے یا مصدر کے ماسوا اسم بھی منصوب ہوتا ہے۔ ایسے مقامات دس ہیں:

۱۔ فعل امر کو عموماً حذف کر کے اس کے مصدر کو مفعول مطلق اور فعل کا قائم مقام بنادیتے ہیں چنانچہ فعل کی طرح مصدر بھی لازم اور متعدی ہوتا ہے اور فعل کی طرح اس کا بھی فاعل، مفعول آتا ہے۔ مثلاً صبراً علی الأذیٰ یعنی إصبِرْ صَبْراً کی جگہ صرف صَبْراً مفعول مطلق ہے۔ صبراً علی الحوادث، ذِھاباً الی المدرسۃِ، اکراماً السائلَ، اکراماً الفقراء، اطاعۃَ اَبَوَیْکَ، اِکراماً ضیوفکُم۔

۲۔ فعل نہی کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوسکتا ہے بشرطیکہ فعل امر کے بعد فعل نہی آئے، تنہا فعل نہی نہیں آسکتا۔ مثلاً اجتھاداً لاکسلاً ریثاً لا عجلۃ ای لا تَعْجَلْ۔ سکوتاً لا کلاماً ای لاتتکلم، جداً لا توانیاً ، ای إجتھد لا تکْسَل میں لاتکسل کا قائم مقام کسلاً ہے۔

۳۔ دعا اور بد دعا کے موقع پر فعل کو حذف کر کے مصدر کو اس کا قائم مقام بنادیا جاتا

ہے۔ مثلاً سقیاً لِذٰلکَ المَعْشَرَ اَیْ سَقیٰ اللّٰہُ ذٰلکَ المَعْشَرَ، سقیاً سقیٰ کا قائم مقام ہے۔ رَعْیاً لک اَیْ رَعَاکَ اللّٰہُ۔ بُؤساً لک ای اَبْاَسَکَ اللّٰہُ، خَیْبَۃً لک اَیْ خَیَّبَکَ اللّٰہُ۔

۴۔ وصف یا منصوب علی المدح والشتم والترحم۔ کبھی نعت مقطوع کو ان صفات کے بعد جس میں تعریف یا مذمت یا ترحم کا پہلو نمایاں اور مقصود ہوتا ہے تو ایسے مواقع پر فعل کو حذف کر کے صفات کو مفعول مان کر نصب کا اعراب دیا جاتا ہے مثلاً الحمد للّٰہ الحَمِیدَ۔ ھُم رُفقتِی اُولِی الاَبصَارِ الملک للہِ اَھْلَ المُلْکِ۔ یہاں فعل اَمْدَحُ محذوف ہے اور الحمید اسی کا مفعول بہ ہے۔ أعوذ باللّٰہِ مِنَ اِبْلِیسَ اللَّعِیْنَ یہاں اَذُمُّ یا اَشْتِمُ محذوف ہے اور اللعین اسی کا مفعول بہ ہے۔ تَرَفَّقْ بخالدِ المسکینَ۔ یعنی اَتَرَحَّمُ محذوف ہے اور المسکِیْنَ اسی کا مفعول بہ ہے۔ یہاں اَمْدَحُ، اَذُمُّ، اَتَرَحَّمُ کے بجائے اَعْنِیْ اور اَخُصُّ بھی محذوف مانا جاسکتا ہے۔

نعت مقطوع ایسی صفت ہے جسے موصوف سے الگ کر دیا گیا ہو، اس میں شرط یہ ہے کہ یہ صفات اپنے موصوف کے معنی کو پورا کرنے کے لیے نہ لائی گئی ہوں۔

کبھی کبھی نعت مقطوع کو خبر لایا جاتا ہے اس وقت مبتدا کا حذف ضروری ہے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَمِیْدُ اَیْ ھُوَ الْحَمِیْدُ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنُ ای ھو اللَّعِیْنُ، ترفق بخالدِ المسکینُ اَیْ ھُوَ المسکینُ

تنبیہ یا تحذیر

۴۔ **تنبیہ یا تحذیر**، مخاطب کو کسی ناپسندیدہ چیز سے آگاہ کرنا تاکہ اس سے دور رہے، باز آئے اور ارتکاب نہ کرے۔ اس سے پہلے اِحْذَرْ ، تَجَنَّبْ، قِ اور تَوَقَّ جیسے

افعال پوشیدہ ہوتے ہیں۔ مثلاً الکَسَلَ ، اَلخِداعَ، الرِّیاءَ ، الطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ یا اعوزُ۔ اَیْ اِجْتَنِبِ الکَسَلَ ، اُتْرُکِ الخِداعَ۔

جس سے بچنا یا دور رکھنا مقصود ہوتا ہے اسے **محذر منه** اور جس کو دور رکھنا مقصود ہو اس کو **محذر** کہا جاتا ہے، اس کے استعمال کی کئی صورتیں ہیں۔

۱۔ **محذر منه** کو مفرد یعنی ایک بار لایا جائے مثلاً الکذبَ، الخداعَ، ایسے موقع پر محذر منہ مرفوع اور منصوب دونوں ہوسکتا ہے۔ مرفوع ہونے کی شکل میں مبتدا **محذر منه** ہوگا اور خبر محذوف ہوگی یعنی الکذبُ مبغوضٌ۔ اور منصوب ہونے کی صورت میں فعل محذوف کا مفعول ہوگا یعنی تجنبِ الکِذْبَ، توقِ الخِداعَ۔

۲۔ محذر منہ کو مکرر لایا جائے، مثلاً الکذبَ الکذبَ، نَقْضَ الْعُهُودِ نَقْضَ الْعُهُودِ، اَلاَسَدَ الاَسَدَ، اَلذِّئبَ الذِّئبَ، اَلْکَسَلَ اَلْکَسَلَ۔ اس صورت میں فعل کا محذوف ہونا اور محذر منہ کو مفعول ہونے کی بنا پر نصب دیا جانا ضروری ہے۔ ای تجنَّبِ الکذبَ۔

۳۔ محذر پر محذر منہ معطوف ہو مثلاً ثِیَابَکَ وَالْمَطَرَ، یَدَکَ وَالْمِدَادَ ای بَاعِدْ ثِیَابَکَ مِنَ الْمَطَرِ اَوْ بَاعِدِ الْمَطَرَ مِنْ ثِیَابِکَ۔ یا محذر منہ مرکب عطفی ہو یعنی معطوف علیہ و معطوف دونوں محذر منہ ہوں۔ مثلاً الکذبَ وَالخداعَ، اَلْوِشَایَةَ وَالنَّمِیْمَةَ۔ اس صورت میں فعل کا حذف ہونا ضروری ہے۔ اور محذر، محذر منہ فعل محذوف سے مفعول بہ واقع ہوگا۔ ای تجنب الکذب والخداعَ۔

(یا) لفظ ایا کے ذریعہ تحذیر کی جائے مثلاً اِیَّاکَ وَالرِّیَاءَ، اِیَّاکُمَا وَالتَّوانِیَ اِیَّاکُمْ وَالْمُجُونَ، اس شکل میں محذر اور محذر منہ فعل محذوف سے منصوب ہوں گے۔ اور فعل لازماً حذف ہوگا۔

(الف) محذر لفظ ایا ہو اور محذر منہ (مِن) کے ذریعہ مجرور ہو، مثلاً اِیَّاکَ مِنَ الکِبْرِ، اِیَّاکُنَّ مِنَ التَّبَرُّجِ۔ اس صورت میں ایا فعل محذوف کا **محذر منه** مفعول ہوگا۔ ای بَاعِدْ نَفْسَکَ مِنَ الکِبْرِ۔

(ب) محذر لفظ ایا مکرر ہو اور محذر منہ (مِن کے ذریعہ) مجرور ہو مثلاً اِیَّاکَ اِیَّاکَ من المزاح ، اِیَّاکُمَا اِیَّاکُمَا مِنَ الرِّیَاءِ، اِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ مِنَ الکِبْرِ۔ ایا فعل محذوف کے ذریعہ منصوب ہوگا۔ ای بَاعِدْ نَفْسَکَ مِنَ الْمِزَاحِ، بَاعِدَا اَنْفُسَکُمَا مِنَ الرِّیَاءِ، بَاعِدُوا اَنْفُسَکُمْ مِنَ الکِبْرِ۔

(ج) محذر لفظ ایا ہو اور محذر منہ پر "ان" مصدریہ داخل ہو مثلاً ایاک ان تتهاون ، ایاکما اَنْ تَطْمَعَا فِیْمَا لَیْسَ لَکُمَا۔ اِیَّاکُمْ اَنْ تُسْرِفُوْا۔ ای بَاعِدْ نَفْسَکَ اَنْ تَتَهَاوَنَ، بَاعِدَا اَنْفُسَکُمَا اَنْ تَطْمَعَا فِیْمَا لَیْسَ لَکُمَا۔

(د) ایا مکرر ہو اور محذر منہ پر "ان" مصدریہ داخل ہو مثلاً اِیَّاکَ اِیَّاکَ اَنْ تَنْقُضَ الْعَهْدَ ای بَاعِدْ نَفْسَکَ اَنْ تَنْقُضَ الْعَهْدَ۔

اغراء

مخاطب کو کسی اچھے اور پسندیدہ کام پر ابھارنا تاکہ وہ اسے انجام دے۔ جس کام پر آمادہ کیا جائے اسے **مغریٰ به** کہا جاتا ہے، اس وقت اِلْزَمْ، اُطْلُبْ جیسے افعال مقدر ہوتے ہیں۔ اس کی تین صورتیں ہیں:

(ا) "مغریٰ بہ" کو ایک بار لایا جائے جیسے الصِّدْقَ، اَلاَمَانَةَ، اَلْمُرُوءَةَ، الاخلاص ای اِلْزَمِ الصدقَ۔ اس صورت میں مغریٰ بہ کو فعل محذوف کا مفعول بھی مانا جاسکتا ہے اور رفع کا اعراب مبتدا ہونے کی بنیاد پر دیا جاسکتا ہے۔ اور خبر محذوف ہوگی، ای

الصدق مَطْلُوبٌ، الاخلاص محبوبٌ۔

(۲) "مغری بہ" کو مکرر لایا جائے جیسے الصّدق الصدق، الأمانَةَ الأمانَةَ، اَلْمُرُوْءَ ةَ اَلْمُرُوْءَ ةَ، الإخْلاصَ الإخْلاصَ، اس صورت میں فعل کو محذوف اور مغریٰ بہ کو فعل محذوف کا مفعول ماننا ضروری ہے۔یعنی اُطْلُبِ الصِّدْقَ، اِلْزِم الأمَانَةَ،

(۳) مغریٰ بہ کو معطوف علیہ اور معطوف کی شکل میں لایا جائے جیسے الصدق والامانَةَ، الاخلاصَ والمروء ةَ اس صورت میں فعل کا حذف کیا جانا اور "مُغْریٰ بہ" کو فعل محذوف کا مفعول مان کر نصب دیا جانا ضروری ہے۔ای اِلْزَم الصدقَ۔

حصر بالمصدر

مصدر کا فعل کسی اسم عین کی خبر ہو اس شرط کے ساتھ کہ مصدر مکرر ہو یا اِمّا اور اِلّا یا اِنّما کے ذریعہ محصور ہو تو مصدر مفعول مطلق ہونے کی بنیاد پر منصوب ہوگا اور فعل لازماً محذوف ہوگا مثلاً انتَ فهماً فهماً اى تفْهَمُ فَهماً، زَيْدٌ سيراً سيراً اى يَسِيْرُ سيراً، اِنّما اَنْتَ تَرْبِيَةَ الاَولادِ اى تُربّى الاَولادَ، اِنّما هٰؤلاءِ سيراً سيراً اى يَسِيرُونَ سيراً۔

۶۔عطف صحبت یا مفعول معہ

مفعول معہ ایک ایسا منصوب اسم ہے جو "واو" بمعنی "مع" کے بعد یہ بتانے کے لیے ذکر کیا جائے کہ فعل اسم کی مصاحبت ومعیت میں انجام پایا ہے اور یہ جملہ فعل یا معنی فعل پر مشتمل ہو مثلاً سِرْتُ وَالنَّهرَ، اِذْهَبْ وَالشَّارِعَ الجَدِيْدَ، مَالَكَ وَزَيْداً، مَاشَأْنُكَ وَ عَمْراً اى ما تَصْنَعُ وَما تلابِسُ مَعَ زَيْدٍ اَوْ ما تصْنَعُ مَعَ عَمْرٍو۔

کبھی کبھی ما اور کیف استفہامیہ کے بعد **مفعول معہ** آتا ہے اور جملہ میں فعل یا معنی فعل نہیں ہوتا، دراصل ما اور کَیف کے بعد عموماً کُنتَ اور تکُونُ محذوف ہوتا ہے، ان کے بعد مبتدا اور مبتدا کے بعد "واو" بمعنی "مع" لاکر اسم کو مفعول معہ کی بنیاد پر نصب دیا جاتا ہے۔مثلاً ما اَنْتَ وَابَا مَعْمَرٍ، کَیفَ اَنْتَ وَقَصْعَةً مِنْ ثَرِيْدٍ۔

۷۔اجابت

کچھ ایسے مصادر ہیں جو تثنی استعمال ہوتے ہیں اور ان سے مراد تثنیہ نہیں بلکہ تکرار اور کثرت مقصود ہوتی ہے اور یہ اپنے معمول کی جانب مضاف ہوتے ہیں اور فعل محذوف سے مفعول مطلق ہوکر منصوب ہوتے ہیں۔مثلاً لَبَّیکَ رَبِّ وَسَعدَیکَ، یہ دونوں مصادر داعی کی پکار کی قبولیت بتانے کے لیے آتے ہیں یعنی اُلِبُّ لَکَ اِلْباباً بَعْدَ اِلْبابٍ وَاُسْعِدُکَ اِسْعَاداً بَعْدَ اِسْعَادٍ یعنی کُلَّمَا دَعَوْتَنِیْ اَجَبْتُکَ وَاَسْعَدتُکَ۔ سَعدَیکَ تنہا نہیں استعمال ہوتا، بلکہ لَبَّیکَ کا تابع بن کر ہی استعمال ہوتا ہے اور لَبَّیکَ تنہا استعمال ہوسکتا ہے، اسی طرح حنانیکَ ای تَحَنَّنْ تَحَنُّناً بعدَ تَحَنُّنٍ۔

اسی طرح سُبْحَانَ الله وحَنانَیْہ ای اُسَبِّحُہُ واَسْتَرحِمُهُ اور دَوَالَیکَ یعنی مُداوَلَةً بعد مُداوَلَةٍ، حَذَارَیکَ ای حَذَراً بعد حَذَرٍ۔

۸۔استنکار

ہمزۂ استفہام کے بعد مصدر آئے اور اس سے مقصود توبیخ (جھڑکنا) یا تعجب یا توجع (اظہار تکلیف) ہو تو فعل کو حذف کر دیتے ہیں اور مصدر کو مفعول مطلق ہونے کی بنیاد پر نصب کا اعراب دیا جاتا ہے۔اسے اصطلاح میں استنکار کہا جاتا ہے۔مثلاً اَلَهْواً وَ اَنْتَ نِضْوُ كِبَرٍ اى اَتَلْهُو، أطرباً وانتَ قِنَّسْرِیٌّ اَتطرَبُ، أ تَوانياً وقد جَدَّ

فُرنا وُکَ ای اَتتوانی

اَسجناً وقیداً واشتیاقاً وغُرْبَۃً　　　ونایٔ حبیبِ اِنَّ ذا لَعَظِیمُ

یہ تعجب کی مثال ہے

اَشوقاً ولمّا یَمْضِ لی غَیْرُ لَیْلَۃٍ　　　فکَیفَ اِذا خَبَّ المطیُّ بنا عشراً

یہ توجع کی مثال ہے

۹۔ شرط

اِنْ اور **لَوْ** شرطیہ کے بعد **کَانَ** اپنے اسم یا خبر کے ساتھ حذف ہو جاتا ہے، کان اور اس کا اسم محذوف ہو تو خبر منصوب باقی رہتی ہے، مثلاً اِدْفَعِ الشَّر ولَو اِصْبعاً ای اِدْفَعِ الشَّرَّ وَلَوْ کَانَ قَدْرَ اِصْبَعٍ، لِکُلٍّ علی السَّوَاءِ نَصِیبٌ فیه اِنْ ذَا غِنیً و اِنْ مُعْتراً، النَّاسُ مَجْزِیُّونَ بِاَعْمَالِهِمْ اِنْ خَیْراً فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ یعنی النَّاسُ مَجْزِیُّونَ باعمالِهِمْ اِنْ کَانَ عَمَلُهُمْ خَیْراً فَجَزَاء ہُ خَیرٌ واِنْ کَانَ شَرًّا فَجَزَاء ہُ شَرٌّ۔

۱۰۔ توضیح جملہائے خبر

کبھی کبھی جملہ خبریہ کی وضاحت کے لیے فعل کو حذف کر کے مصدر کو مفعول مطلق مان کر نصب کا اعراب دے دیا جاتا ہے مثلاً اللہ اکبرُ دعوۃَ الحقّ مِنْ لِسَانِ فطرٍ یعنی یَدْعُو۔

اور کبھی کبھی مصدر کا فعل وجوباً حذف ہوتا ہے اور مصدر منصوب ہوتا ہے۔ یہ اس وقت جب مصدر اپنے ماقبل آئے ہوئے جملے کے نتیجہ کی تفصیل ہو مثلاً حَتّیٰ اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً ای تَمُنُّونَ مَنًّا اَو تَفْدُونَ فِدَاءً۔

اور کچھ ایسے مصادر بھی ہیں جن کا عامل وجوباً حذف ہوتا ہے اور مصدر فعل محذوف کا مفعول مطلق ہوتا ہے، یہ دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک کو موکد لنفسہ اور دوسرے کو موکد لغیرہ کہا جاتا ہے۔

موکد لنفسہ وہ مصدر ہے جو ایک ایسے جملہ کے بعد آئے جس میں مصدر کے ما سوا کا احتمال نہ ہو مثلاً **لَهٗ عَلَیَّ اَلْفُ دِرْهَمٍ عُرْفاً** اَیْ اَعْتَرِفُ، جب قائل خود معترف ہے تو غیر کا احتمال نہیں ہے، پھر بھی تاکید کی جا رہی ہے۔

مؤکد لغیرہ وہ مصدر ہے جو ایک ایسے جملہ کے بعد آئے جس میں اس مصدر اور اس کے غیر کا بھی احتمال ہو مثلاً انتَ ابنی حقًّا، لفظ حقاً ایک ایسے فعل محذوف کے ذریعہ منصوب ہے جس کا حذف ضروری ہے۔ گویا یہ کہا جا رہا ہے "احقه حقا" اس لیے کہ اس سے پہلے آئے جملہ میں اس کا اور اس کے ماسوا دونوں کا احتمال ہے۔ اس لیے کہ یہ فرمانا "انتَ ابنی" حقیقۃً بھی ہو سکتا ہے اور مجازاً بھی، لیکن جب "حقاً" کہا تو اس سے حقیقی پسر مراد ہے اور "حقاً" فعل "اُحِقُّهٗ" سے مفعول مطلق ہوگا، اسی طرح جب مصدر سے تشبیہ مقصود ہو تو وہاں بھی مصدر فعل محذوف سے مفعول مطلق ہوتا ہے جیسے لَهٗ صَوتٌ صَوتَ سَبُعٍ یعنی یُصَوِّتُ صَوتَ سَبُعٍ، لَهٗ بُکَاءٌ بُکَاءَ الثَّکْلیٰ ای یَبْکِی بُکَاءَ الثَّکْلیٰ۔

کچھ سماعی مصادر ہیں جو اکثر استعمال ہوتے ہیں اور ان کی حیثیت ضرب المثل کی ہے جیسے سَمْعاً وطاعۃً، حَمْداً لِلّٰهِ وشُکْراً، عَجَباً لک، اَفْعَلُهٗ وکَرَامَۃً ومَسَرَّۃً، لاَ اَفْعَلُهٗ ولاَ کَیْداً ولاَ هَمًّا، لاَفْعَلَنَّهٗ ورَغْماً وَهَوَاناً اور یہ جملہ خبریہ میں ہوتا ہے۔ ای اَسْمَعُ واُطِیْعُ، حَمْداً لِلّٰهِ وشُکْراً اَیْ اَحْمَدُ واَشْکُرُ۔

کچھ غیر متصرف مصادر ہمیشہ بر بنائے مصدریت منصوب ہوتے ہیں، مثلاً سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَعَاذَ اللہ، سُبْحَانَ صرف مفعول مطلق ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے جب کہ اسی

مادہ سے لفظ "تسبیح" مصدر ہے جو مصدر اور غیر مصدر دونوں مستعمل ہے، اسی طرح "مَعاذَ" صرف بربنائے مصدریت منصوب ہوتا ہے جب کہ اسی مادہ سے دوسرا مصدر "عِیاذ" ہے جو مرفوع اور منصوب دونوں مستعمل ہے جیسے "اَلْعِیاذُ باللہ" اور عِیاذاً باللہ" یعنی مبتدا بن کر مرفوع اور فعل محذوف (اَعُوذُ) سے مفعول مطلق ہو کر منصوب ہوگا۔

اس کے بعد کتاب کا آخری شعر ہے جو دعا پر مشتمل ہے، مصنفؒ نے نہایت عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں فرمائی ہے۔